تحقیق شق القمر

از قلم
فیض ملت محدث وقت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

مکتبہ اویسیہ رضویہ

بہاولپور ——— پاکستان

بتعاون:- جناب ملک منیر احمد صاحب جوئیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحقیق شق القمر

۱۴۱۵ھ

تصنیف

فیض ملت، محدث وقت
استاذ العلماء حضرت مولانا محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

باہتمام
صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی
ناشر
مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدک اللّٰھم فالق الاصباح و خالق الشمس و القمر والصلوٰۃ والسلام علیک یا سید البشر ویا من وجھہ منور القمر

یا صاحب الجمال و یا سید البشر ــــ من وجھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ ــــ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اے صاحب جمال اور اے البشر کے سردار۔ تیرے ہی روشن چہرہ سے چاند منور ہوا۔
تیری ثنا کما حقہ، ناممکن ہے قصہ مختصر یہ کہ خدا تعالیٰ کے بعد آپ ہی سب سے بزرگ ہیں

اما بعد

فقیر اویسی غفرلہ کا ارادہ ہوا کہ "معجزہ شق القمر" کی تحقیق لکھوں کیونکہ ہمارے دور میں بعض افراد ایسے پیدا ہو گئے ہیں جنہیں ایسے مشہور ترین معجزہ کا بھی انکار ہے ناظرین حیران ہوں گے کہ معجزہ شق القمر کے منکر مسلمانوں میں ہو سکتے ہیں۔ ہاں وہ نہ صرف مسلم برادری میں شامل ہیں بلکہ ہمارے دور میں اسلام کے سب سے بڑے ٹھیکیدار مشہور ہیں۔

آغاز: یکم مارچ ۱۹۸۹ء کو ٹیلی ویژن لاہور سنٹر میں قاری عبدالمجید بھاکری نے کہا کہ "شق القمر" حضور علیہ السلام کا معجزہ نہیں ہے زیب داستان کے لیے بہت کچھ بڑھا دیا گیا ہے۔ شق القمر زمین و آسمان کے درمیان ہونے والے حادثات میں سے ایک حادثہ ہے۔[۱]

---

[۱] یہی حادثہ مودودی کہتا ہے۔ یہ قاری صرف ناقل ہے اصل قائل مودودی ہے تفصیل آئے گی (انشاء اللہ تعالیٰ)

فائدہ قاری مذکور کہتا ہے معجزہ نہیں محض ایک حادثہ ہے اسی لیے تو حضور علیہ السلام نے صدیوں پہلے فرمایا۔ یقرؤن القرآن لایتجاوز عن تراقیھم) قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلقوم سے آگے تجاوز نہ کریگا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہوں گے قرآن کے قاری لیکن ہوں گے پکے بے ایمان۔ ایسے لوگ قاری نہیں قہری ہیں۔

انتباہ یاد رہے کہ یہ قاری مسجد کے کونے سے نہیں بلکہ پاکستان کے اعلیٰ نشری ادارہ سے بول رہا ہے جو عوام کے لیے اس سے بڑھ کر مستند بات اور کیا ہو سکتی ہے ایسے ادارہ سے ایسے قہریوں کا بکواس کرنا قہر خداوندی کو دعوت دینا ہے۔ لیکن . . . .

معجزہ شق القمر کے حوالہ جات

1 قرآن مجید پ ۲۷ سورۃ القمر رکوع 1 ۔
۲ بخاری شریف ج ۱ صد ۵۱۳ ، ۵۴۶ ج ۲ صد ۷۲۱ ، ۷۲۲
۳ مسلم شریف ج ۲ صد ۳۷۳ ، ۵۴۴ باب انشقاق القمر کتاب التوبہ۔
۴ ترمذی شریف صد ۵۴۳ ، ۵۴۴ کتاب التفسیر سورۃ القمر
۵ مسند احمد ج ۴ صد ۸۲ ج ۱ صد ۳۷۷ ، ۴۱۳
۶ مستدرک حاکم صد ۴۷۱ ، ۴۷۲ ج ۲ کتاب تفسیر سورۃ قمر۔
۷ مشکوٰۃ شریف صد ۵۲۴ باب علامات نبوۃ
۸ مرقاۃ صد ج ۵ " " "
۹ اشعۃ اللمعات صد ۵۲۴ ج ۴ "
۱۰ مظاہر حق صد ۵۴۷ ، ۵۴۶ ج ۴

۱۱ عمدة القاری (عینی) صـ۵۷۶-۷ ج ۷

۱۲ ارشاد الساری صـ۶۰، ۶۱ ج ۶ = صـ۲۹۱ ج ۸

۱۳ فتح الباری پارہ ۱۵۔ باب انشقاق القمر۔

۱۴ الخصائص الکبری صـ۱۲۵-۶ ج ۱

۱۵ مشکل الآثار صـ۳۰۲ تا صـ۳۰۶ ج

۱۶ فیض الباری صـ۶۰، ۶۱ ج ۴

۱۷ تفسیر ابن جریر (ج ۲۷)

۱۸ تفسیر ابن کثیر صـ۲۶۱ تا صـ۲۶۳ ج ۴

۱۹ تفسیر کبیر صـ۲۷۹ تا صـ۲۸۱ ج ۷

۲۰ تفسیر معالم التنزیل صـ۲۲۴ ج ۶ ج ۶

۲۱ ابو عوانہ

۲۲ " خازن صـ۲۲۶ ج ۶

۲۳ " مدارک صـ۲۵۳ ج ۲

۲۴ " اکلیل صـ۳۶ ج ۷

۲۵ جلالین صـ ۴۳۸

۲۶ صاوی صـ۱۴۴، ۱۴۵ ج ۴

۲۷ تفسیر رومی صـ۲۱۳ ج ۳

۲۸ تفسیر بیضاوی صـ۳۳۴ ج ۲

۲۹ تفسیر حسینی صـ۲۹۸ ج ۲

۳۰ تفسیر قادری صـ۴۸۴، ۴۸۵ ج ۲

۳۱ تفسیر روح البیان ص۶۴ تا ص۶۷ پارہ ۲۷

۳۲ تفسیر روح المعانی ص۲۶۵، ۲۶۷ ج ۹

۳۳ تفسیر خلاصۃ التفاسیر ص۲۹۳، ۲۹۴ ج ۴

۳۴ تفسیر ابی السعود ص۱۱۷ ج ۵

۳۵ تفسیر مواہب الرحمن پارہ ۲۷ ص ۱۵۰ تا ص ۱۵۶

۳۶ تفسیر بیان القرآن (تھانوی) ص

۳۷ تفسیر غرائب القرآن ص ج ۲۷

۳۸ تفسیر فتح المنان ص۱ تا ص۳ ج ۷

۳۹ تفسیر عمدۃ البیان ص۵۰۴، ۴۰۵ ج ۲

۴۰ تفسیر جامع البیان ص ۴۳۸

۴۱ کتاب الشفاء ص۱۳۹ مطبع صدیقی بریلی۔

۴۲ شرح الشفاء ص۵۸۴ تا ص۵۸۹ مطبوعہ عامرہ ۱۳۰۷ھ

۴۳ نسیم الریاض ص۱ ج ۳ تا ص۹ مطبوع مصر ۱۳۲۶ھ

۴۴ شمیم الریاض ص۲۷۶ تا ص۲۶۸ ج ۱۔

۴۵ ابوداؤد الطیالسی ص۷۸۵ ج۱

۴۶ زرقانی شرح مواہب ص۱۰۶ ج ۵ تا ص۱۱۲ ج

۴۷ مدارج النبوۃ ص۲۰۷ تا ص۲۰۸ ج ۱ = مطبوعہ دہلی۔

۴۸ مناہج النبوۃ ص۳۵۵، ۳۵۶ ج ۱ = نولکشور کانپور

۴۹ معارج النبوۃ ص

۵۰ شواہد النبوۃ

۵۱	انسان العیون (سیرۃ حلبی) ج صہ
۵۲	زاد المعاد لابن القیم صہ
۵۳	رحمۃ اللعالمین سلمان منصور پوری (غیر مقلد) صہ۷۹ تا صہ۱۸۴ ج ۳
۵۴	ابو نعیم (دلائل النبوۃ)
۵۵	مسند عبد الرزاق
۵۶	دلائل النبوۃ للبیہقی
۵۷	طبرانی شریف
۵۸	ابن مردویہ
۵۹	تفسیر القرطبی صہ۱۲۶ ج ۱۷
۶۰	فتح القدیر شوکانی صہ۱۲۰ ج ۵
۶۱	شرح المواقف للجرجانی صہ۴۲۵

۶۲ اسباب النزول للواحدی صہ۲۶۸

۶۳ البدایہ والنہایہ ابن کثیر۔

نوٹ:۔ صرف نمونہ کے طور یہ تصانیف عرض کر دیں ورنہ ہزاروں تصانیف ہیں یہ مسئلہ مندرج ہے اور یہ وہ اکابر اسلام ہیں جن کی تحقیق کے سامنے مودودی جیسوں کی حیثیت انکے طفل مکتب جیسے بھی ہزاروں مرتبہ کمتر سے بھی کمتر ہے۔

فہرست منکرین شق القمر

منکرین اسلام کی بات نہیں بلکہ مدعیان اسلام اور وہ ٹھیکیدار ہیں جنہیں بعض لوگ اپنا مقتدا و مانتے ہیں۔ جن کا نام سن کر لوگ (عوام اہل اسلام) سمجھتے ہیں کہ دین ہی زندہ ہے تو ان کے نام سے (معاذ اللہ) حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

۱- سر سید علی گڑھی کا فرقہ نیچریہ۔

۲- شبلی نعمانی مصنف کتاب سیرۃ النبی۔ مع حواریین (حالی۔ ندوی وغیرہ وغیرہ)

۳- مودودی "جماعت اسلامی" کا امام اول۔

۴- احمد مصطفیٰ مراغی مصنف تفسیر المراغی۔

۵- منکرین حدیث غلام احمد پرویز کا فرقہ پرویزیہ

مذکورہ بالا منکرین طفیلی ہیں اس معجزہ کا اصل انکار ان اعدائے دین کو ہے جن کا نام سن کر جگر پھٹنے لگتا ہے۔ یہود۔ ہنود۔ نصاریٰ۔ مجوس۔ کمونسٹ۔ کفار اور مشرکین وغیرہ وغیرہ یعنی وہ لوگ جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات سن کر جل بھن جاتے ہیں افسوس کہ مسلم نما فرقے اسی مسئلہ میں ان کے مؤید بن گئے۔

نوٹ: ناظرین فیصلہ فرمائیں کہ کہاں وہ اکابرین محققین کہاں یہ چند نام کے مسٹر۔ بابو

معجزہ شق القمر کیوں ہوا	معجزہ شق القمر بروایات مستندہ صحیحہ مرفوعہ غیر مقلدین اور دیوبندیوں کا معتمد علیہ قاضی سلمان منصور پوری لکھتا ہے

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشہر معجزات میں سے شق القمر کا معجزہ ہے کفار نے علماء یہود سے دریافت کیا تھا کہ ہم کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس کی صداقت کا نشان کیا طلب کرنا چاہیئے انہوں نے کہا کہ سحر کا اثر صرف زمین تک محدود ہے تم کہو کہ ہم کو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھلا دے امید ہے کہ محمد ہم کچھ نہ دکھلا سکے گا۔ انہیں کی سکھلاوٹ سے کفار نے شق القمر کا سوال کیا تھا۔[۱]

---

[۱] مجھے خیال گزرتا ہے کہ یہود نے موسیٰ کے سب سے بڑے معجزے شق بحر سے شق قمر کا تخیل پیدا کیا تھا وہ قطعاً جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ جیسا معجزہ دکھلانا ہی دوسرے کے لیے محال ہے چہ جائیکہ

راویان اسماء کرام احادیث شق القمر کے راوی عبداللہ بن مسعود۔ امیر المومنین علی المرتضیٰ۔ جبیر بن مطعم نوفلی۔ انس بن مالک۔ عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہم ہیں۔

شق القمر کی احادیث مبارکہ

صحیحین میں ابن مسعود کی روایت ہے۔

حدیث ۱:- انشق القمر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرقتین فرقۃ فوق الجبل وفرقۃ دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے ادھر اور دوسرا اس سے نیچے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دیکھو گواہ رہنا۔

فائدہ اس روایت میں لفظ اشہدوا اس لیے ہے کہ شق القمر کا وقوع طلب کفار کے بعد بطور معجزہ رسول اخبار واقع ہوا تھا ورنہ تاکید شہادت کے کیا معنی۔

۲۔ انس بن مالک کی روایت سے صحیحین میں ہے۔

ان اھل مکۃ سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریھم آیۃ فاراھم انشقاق القمر شقتین حتی راوا حراء

اہل مکہ کفار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ ان کو کوئی بڑا نشان دکھایا جائے نبی نے انہیں چاند کا پھٹنا ایسا معجزہ جو پہلے معجزات کے مقابلہ میں زمین و آسمان کا فرق رکھتا ہو۔ فقط (حاشیہ رحمۃ للعلمین صـ۷۹ ج ۲)

بینھما۔ | دکھلایا اس کے دو ٹکڑے تھے کوہ حرا ان دونوں کے درمیان تھا۔

۲۔ صحیحین کی ایک روایت عن ابن مسعود میں یہ بھی صراحت ہے کہ انفلق القمر ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جب چاند پھٹا ہے تو اس وقت ابن مسعود بھی مع دیگر صحابہ کے حضور کی خدمت میں حاضر تھے۔

حدیث نمبر ۴ | بیہقی اور ابو نعیم نے جو روایت جبیر بن مطعم سے بیان کی ہے اس میں بھی یہ صراحت ہے کہ انشق القمر ونحن بمکۃ ہم مکہ میں تھے جب شق قمر کا واقعہ ہوا۔

فائدہ | ان تصریحات سے واضح ہے کہ اجلہ صحابہ میں تین بزرگوں سیدنا علی و عبداللہ بن مسعود و جبیر بن مطعم نوفلی کی شہادت چشم دید ہے اور عبداللہ بن عباس اور انس بن مالک کی روایت مرسل صحابی ہے۔

حدیث نمبر ۵ | عبداللہ بن عمر کی روایت میں جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے ہر دو احتمال ہو سکتے ہیں اور غالب ظن یہ ہے کہ وہ بھی چشم دید راوی ہیں[1] کیوں کہ ان کے آخری لفظ یہ ہیں۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اشھد رسول اللہ نے فرمایا کہ یا اللہ گواہ رہنا کہ میں نے کفار کو یہ نشان دکھلا دیا ہے۔

---

[1] عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ۷۳ھ میں بعمر ۸۶ سال انتقال کیا یعنی ان کی عمر ابتدائے ہجرت کے وقت ۱۲ سال کی تھی۔ ان کا اسلام اپنے والد کے ساتھ ۶ نبوت میں تھا اور واقعہ شق قمر ۹ نبوت کا ہے لہذا شہادت چشم دید ہے۔

تہذیب رحمۃ للعالمین صفحہ ۱۰۱ ج ۳

توثیق احادیث

اس معجزہ کی توثیق قرآن مجید سے بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر (پ ٢٧ سورۃ قمر ١٦)

وقت آگیا اور چاند پھٹ گیا اور کفار جب کوئی بڑا نشان دیکھتے ہیں تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے جو ہوتا رہا ہے۔

فائدہ

علماء جانتے ہیں کہ قرب کی بجائے اقترب کا استعمال وقوعہ کی تاکید کے لیے ہے الساعۃ سے مراد خواہ قیامت ہے اور شق قمر جیسے واقعات اس تغیر عظیم کے قریب ہونے کی خبر دینے والے ہیں جیساکہ شمس و قمر اور نجوم وکواکب اور جبال وارض سب کے سب ہی تلف ہو جائیں گے

خواہ الساعۃ سے مراد وہ وقت مقررہ ہے جو علم الٰہی میں واقعہ شق قمر کے لیے تھا اس معنی کا اطلاق قرآن مجید میں مندرجہ ذیل آیات سے ثابت ہے۔

(١) لم یلبثوا الا ساعۃ (٢) مالبثوا الا ساعۃ لیکن ان مقامات پر ساعۃ معرف باللام نہیں۔

سوال :۔ شبہ کرنے والے بیان شبہ سے نہیں چوکا کرتے وہ کہتے ہیں کہ دراصل قمر میں انشقاق نہ ہوا تھا بلکہ روایت انس میں لفظ اراھم واقع ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ کفار کی آنکھوں کو چاند کا دو ٹکڑوں میں ہو جانا دکھلا دیا گیا تھا۔

جواب :۔ کاش یہ لوگ اسی روایت میں اور اسی لفظ اَرَاھُم سے پہلے کے الفاظ سَاَلُوا اَن یُرِیھُم ایۃ کو دیکھ لیتے کیا کفار کا سوال بھی یہی تھا کہ چاند خواہ شق ہو یا نہ، مگر ہم کو شق شدہ نظر آجائے۔ یقیناً ان کا یہ سوال نہیں تھا اور نہ ہو سکتا تھا۔ اراھم تو اسی یریھم کے وقوع کی اطلاع ہے۔

سوال :۔ دوسروں کا شبہ یہ ہے کہ یہ تو زمان مستقبل کے متعلق اطلاع ہے کہ چاند

پھٹ جائے گا لیکن اقتربت اور انشق دونوں لفظ صیغہ ماضی کے ہیں۔

مزید براں خود کفار نے اسے دیکھ کر سحر مستمر کہا ہے اگر اس کا تعلق مستقبل سے ہوتا تو وہ اس واقعہ کو سحر مستمر سے کیوں تعبیر کرتے۔

جواب :۔ شک و شبہ کے شبہات پیدا کرنے کے بعد بھی واقعہ ہذا بکمال صحت ثابت ہے پرانے زمانہ کے متشکک جو قیانوسی ہئیت سے روشنی گیر تھے، خرق والتیام اجرام سماوی کے امکان و عدم امکان پر بھی بحث کیا کرتے تھے لیکن اب نہ ان کی وہ زمین باقی ہے اور نہ آسمان اس لیے وہ اعتراضات بھی باد ہوا ہو گئے۔

کاش ان لوگوں کو زلزلہ ارضی سے سبق ملتا کہ کس طرح زلزلہ کے جھٹکے سے ہموار زمین میں غار پڑ جاتے ہیں اور کیوں کہ وہی غار دوسرے جھٹکے میں پھر ہموار شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

فائدہ :۔ ہم کو اپنے زمانہ میں جو اعتراض سننا پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر چاند پھٹ گیا ہوتا تو کیا ہندوؤں اور عیسائیوں کی کتابوں میں یہ واقعہ مذکور نہ ہوتا۔

جواب :۔ ہندوؤں کا اعتراض تو تب صحیح ہوتا، جب ان کے ہاں تواریخ کی کتابیں بھی پائی جاتیں جس ملک میں سرے سے کوئی تاریخ ہی موجود نہ ہو جہاں واقعات ملک و قوم کی کوئی یادداشت موجود نہ ہو ان کو دوسرے ملک کی بابت کہنا کہ ہماری کتابوں میں اس کا ذکر نہیں کہاں تک زیبا ہو سکتا ہے۔

مصریوں کو دیکھو یہ بھی تہذیب قدیم کے بلند دعاوی میں ہندوؤں سے بڑھے ہوئے ہیں مگر ان کی کتابوں میں واقعات موسیٰ کا کہیں نشان نہیں ملتا جس ملک کی تاریخ ایسے ایسے واقعات ارضی سے خالی ہو، ان سے یہ توقع کہ ان کے ہاں جملہ واقعات سماوی بھی ضروری درج ہونے چاہئیں کیونکر درست ہو سکتی ہے۔

جواب نمبر ۲ :۔ ہاں یہودیوں اور عیسائیوں کو دیکھو کہ وہ کتاب یشوع ۱۰/۱۲ کی صحت پر

ایمان رکھتے ہیں۔ "یشوع نے کہا اے آفتاب جبعون پر ٹھہر رہ اور اے ماہتاب تو
وادی ایلون کے مقابل ۱۲/۱۳ تب آفتاب نے درنگ کیا اور ماہتاب کھڑا رہا یہاں تک
کہ ان لوگوں نے اپنے دشمنوں سے انتقام لیا۔

۱۳/۱۲ قریب دن بھر کے سورج پچھم کی طرف مائل نہ ہوا۔

کیوں جناب سورج اور چاند کا ۱۲ گھنٹے کے لیے اپنی رفتار سے رک جانا کس قدر
عجیب ہے شق القمر کا واقعہ تو رات کا تھا ہزاروں مقامات پر لوگ سو رہے ہوں گے
ہزاروں انسان گھروں کے اندر ہوں گے لیکن سورج کا ۱۲ گھنٹے رک جانا تو سارے جہاں
میں تہلکہ ڈال دینے والی بات تھی مگر اس کا ذکر یشوع کی معاصر کتابوں میں کہیں بھی نہیں
ملتا اور باایں ہمہ آپ اس واقعہ کی صحت پر ایمان رکھتے ہیں۔

اس سے بڑھ کر اب ہم دکھلانا چاہتے ہیں کہ اگر مکہ معظمہ میں یہ واقعہ رات کو ۹ بجے
وقوع پذیر ہوا تو اس وقت دنیا کے بڑے بڑے ممالک میں اوقات کیا تھے۔

نام ملک	گھنٹے	منٹ	نام ملک	گھنٹے	منٹ
ہندوستان	۱۲	۵۰			
پاکستان	۱۲	شب	انگلستان، آئرلینڈ۔ فرانس		
ماریشس	۱۱	۲۰ "	بلجیم سپین۔ پرتگال	۶	دن
رومانیہ۔ بلگیریا۔ ٹرکی۔ یونان			جبل الطارق۔ الجیریا		
جرمنی۔ لکسمبرگ۔ ڈنمارک	۸	۲۰ دن	پیرو۔ تہامہ۔ جمیکا۔ بہامن		
سویڈن			امریکہ	۱	۲۰ بعد نیم شب
آئس لینڈ۔ ٹڈریا۔	۵	۲۰ دن	سموا	۶	۲۰ دن
مشرقی برازیل	۲	۲۰ بعد نیم شب	نیوزی لینڈ	۶	۵۰ دن

متوسط برازیل وچلی	۲	۲۰ ″ ″	تسمانیہ۔ وکٹوریہ۔ نیوسوتھ	۵	۲۲ صبح
برٹش کولمبیا	۱۰	۲۰ قبل دوپہر	جنوبی آسٹریلیا	۴	۵۰ صبح
کولون	۹	۲۴ ″ ″	جاپان، کوریا	۴	۲۰ بعد دوپہر
برہما	۱	۵۰ بعد نیم شب	مغربی آسٹریلیا۔ شمالی بورنیو		
سمالی لینڈ مڈغاسکر	۱۰	۲۰۔ شب	جزائر فلپائن۔ ہانگ کانگ	۳	۲۰ ″
ریاستہائے ملایا	۲	۲۰ بعد نیم شب	چین		
جزائر سنڈوک	۷	۵۰ دن			

لہ یہ نقشہ اوقات سٹینڈرڈ ٹائم کے حساب سے ہے (از مصنف رحمۃ اللعلمین

فائدہ:- فقیر نے ابلاکم وبیش رحمۃ اللعلمین حصہ سوم سے نقل کر دیئے اب اس کی توثیق سلیمان ندوی سے لیجئے جو موصوف نے حصہ سوم کی طباعت کے وقت لکھا۔

تصدیق کتاب "رحمۃ للعالمین" کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مصنف کے ذوق کے مطابق سوانح اور واقعات کے ساتھ غیر مذاہب کے اعتراضات کے جوابات اور دوسرے صحف آسمانی کے ساتھ موازنہ اور خصوصیت سے یہود و نصاریٰ کے دعادی کا ابطال بھی اس میں جابجا ہے مصنف مرحوم کو توراۃ اور انجیل پر کمال عبور حاصل تھا اور عیسائیوں کے مناظرانہ پہلوؤں سے اس کو پوری واقفیت تھی۔ اسی بناء پر اس کی یہ کتاب ان معلومات کا پورا خزانہ ہے

پیش نظر حصہ کہنے کو تو خصائص محمدی کے بیان میں ہے مگر درحقیقت اس میں اسلام کے ان امتیازات اور خصوصیات کا خاکہ ہے جس کی بناء پر اس کو "دین کامل" کا خطاب ملا ہے اسی طرح اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ فضائل و محامد درج ہیں، جن

لہ مضمون کے صرف عنوانات فقیر اویسی غفرلہٗ کے قائم کردہ ہیں۔ ۱۲

کی بناء پر آپ کو خاتم النبیین اور مکمل دین کا پر فخر خطاب باری تعالیٰ سے عطا ہوا ہے مصنف کے دلائل ایسے دل نشین اور طرزِ ادا ایسا متین ہے کہ اس کی یہ تصنیف ہر صاحب ذوق کے لیے باعث تسکین ہو سکتی ہے۔ زمانہ حال نے خیالات میں جو تغیر اور طریق تبلیغ میں انقلاب پیدا کیا ہے مصنف مرحوم نے اس کی پوری نگہداشت کی ہے اور

اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ التحیات والسلام کے وہ تمام امتیازات اور محاسن جو اس دور میں کسی حیثیت سے بھی پیش کرنے کے لائق تھے، مرحوم نے ان کا پورا استقصا کیا ہے اور کہیں سے کسی کار آمد نکتہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا ہے۔

مناظرانہ طریق تصنیف میں سنجیدگی اور متانت کا برقرار رکھنا سخت مشکل کام ہے مگر جس طرح خود مصنف مرحوم اس وصف میں ممتاز تھے، اسی طرح ان کی یہ تصنیف بھی اس وصف میں امتیاز رکھتی ہے پوری کتاب مناظرہ اور احقاق کی رودادوں سے لبریز ہے تاہم کہیں تہذیب اور مذاق سلیم کو حرف گیری کا موقع نہیں مل سکتا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

اگر اس دنیا کی مقبولیت سے اس دنیا کے اجر جزیل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے تو یہ کہنے میں قلم کو باک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مصنف مرحوم کے جلائل اعمال میں اس تصنیف کا شمار ہوا ہوگا۔

مرحوم نے رحمۃ للعالمین لکھی، رب العالمین نے اس دنیا میں اس کو قبول کے شرف سے ممتاز کیا امید ہے کہ اس کی رب العالمینی اور اس کے رسول کی رحمۃ للعالمینی دوسری دنیا میں بھی اس کی چارہ نوازی فرمائیگا

اضافہ از فقیر اویسی غفرلہ

چونکہ مصنف رحمۃ للعالمین نے چند ممالک کی نشاندہی کی ہے فقیر انہیں ملا کر بہ ترتیب تہجی اضافہ کرتا ہے اس سے ایک طرف قارئین معجزہ شق القمر کو فائدہ ہوگا تو سیاحین حضرات

بھی اسی سے استفادہ کریں گے اس طرح سے فقیر کو ملت اور خلق کی خدمت سے سعادت کا حصہ نصیب ہوگا۔ (انشاء اللہ)

(پاکستان کے اسلام آباد میں دوپہر کے بارہ اور ڈھاکہ میں ایک بجا ہو تو دنیا کے دوسرے ممالک کے اوقات حسب ذیل ہوں گے)

ملک	وقت	ملک	وقت	ملک	وقت	ملک	وقت
آسٹریا	۸ صبح	پولینڈ	۸ صبح	سعودی عرب	۱۰ صبح	گنی	۷ صبح
آسٹریلیا	۵ شام	پیرو	۲ شب	سوڈان	۹ صبح	گواٹے مالا	۱ شب
اٹلی	۸ صبح	ترکی	۹ صبح	سوئٹزرلینڈ	۸ صبح	گھانا	۷ صبح
ارجنٹینا	۴ صبح	تنزانیہ	۱۰ صبح	سویڈن	۸ صبح	لبنان	۹ صبح
اسپین	۸ صبح	تیونس	۹ صبح	سینی گال	۷ صبح	لیبیا	۹ صبح
البانیا	۸ صبح	جاپان	۴ شام	شام	۱۰ صبح	ملائیشیا	۲½ سہ پہر
الجزائر	۸ صبح	جرمنی	۸ صبح	صومالیہ	۱۰ صبح	مراکش	۷ صبح
انڈونیشیا	۲ دوپہر	جنوبی افریقہ	۹ صبح	عراق	۱۰ صبح	مصر	۹ صبح
ایران	۱۰½ صبح	چلی	۳ شب	فارموسا	۳ شام	میکسیکو	۱ شب
ایکویڈور	۲ شب	چیکوسلواکیہ	۸ صبح	فرانس	۸ صبح	ناروے	۸ صبح
برازیل	۴ صبح	چین	۳ شام	فن لینڈ	۹ صبح	نائجیریا	۸ صبح
برطانیہ	۷ صبح	حبشہ	۱۰ صبح	قبرص	۹ صبح	نیویارک	۲ شب
برما	۱½ دوپہر	داہومی	۸ صبح	کوریا	۳½ شام	ہالینڈ	۸ صبح
بلجیئم	۸ صبح	ڈنمارک	۸ صبح	کوسٹاریکا	۱ شب	ہانگ کانگ	۲ شام
بلغاریہ	۹ صبح	روس (ماسکو)	۱۰ صبح	کویت	۱۰ صبح	ہنگری	۸ صبح
بولیویا	۳ شب	رومانیہ	۹ صبح	کیلی فورنیا	۱۱ شب	یوگوسلاویہ	۸ صبح

بھارت ۱۱½ صبح	سالوڈیڈر ۱ شب	کینیا ۱۰ صبح	یمن ۱۰ صبح
پرتگال ۷ صبح	سری لنکا ۱۱½ صبح	کیوبا ۲ شب	یونان ۹ صبح

شق القمر اور ہمارے اسلاف

یہ جوابات سلمان منصور پوری کے اپنے نہیں، ہمارے اکابر رحمۃ اللہ علیہم پہلے لکھ گئے ہیں چنانچہ سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "مدارج النبوت" میں لکھتے ہیں

سوال روئے زمین کے تمام افراد شریک ہوتے اور یہ اہل مکہ کے ساتھ مخصوص نہ ہوتے اس لیئے کہ یہ ایسا معاملہ ہے جو حس و مشاہدہ میں آتا ہے اور اس قسم کے عجیب و غریب و نرالی باتوں کے دیکھنے کی طرف لوگوں کو شوق ہوتا ہے اور غیر عادی چیز کی نقل میں خاص جذبہ کام کرتا ہے اگر اس کی کوئی اصلیت و صحت ہوتی تو ہمیشہ تاریخوں میں لکھی جاتی۔ نہ اس کا تذکرہ تاریخوں میں ہے نہ علم نجوم کی کتابوں میں۔ اس کا ذکر و بیان نہ کرنا اور ان کا اتفاقیہ طور پر چھوٹ جانا اور غفلت برتنا جائز نہیں ہوتا کیونکہ یہ معاملہ عظیم اور واضح تھا۔

جوابات :- ہمارے علماءِ کرام اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ قضیہ ان باتوں سے خارج ہے جن کا وہ تذکرہ کرتے ہیں یہ وہ چیز ہے جس کا ایک قوم نے اور خاص لوگوں نے مطالبہ کیا تھا اور یہ کہ یہ واقعہ رات کو ہوا تھا رات کو اکثر لوگ سوتے ہوتے ہیں اگر کچھ جاگتے بھی ہوں تو گھروں میں اور کوٹھوں میں آرام کرتے ہوتے ہیں ان کی صحرا میں موجودگی اور بیداری اتفاقیہ اور شاذ وشاذ ہے۔ اور یہ کہ یہ واقعہ ایک لحظہ کے لیئے واقع ہوا تھا۔ اور یہ بھی ممکن ہے اس وقت یہ تمام لوگ اس مشاہدہ کی راہ میں رکاوٹیں ہوں مثلاً بادل یا پہاڑ حائل ہوں

۱؎ یہ نقشہ فقیر نے سیارہ ڈائری سنہ ۱۹۷۹ء | سنہ ۱۳۹۹ھ سے لیا ہے۔

یا لوگ کسی تفریح یا مشغلہ میں ہوں مثلاً قصے کہانیاں وغیرہ سنتے سناتے ہوں اور اس کے دیکھنے سے رہ گئے ہوں اور یہ بات بھی عادتاً بعید ہے کہ لوگ چاند پر ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہوں اور ایک لحظہ کے لئے صرف نظر نہ کرتے ہوں ایسی صورت میں اسی وقت متصور ہو سکتی ہے جبکہ انہیں پہلے سے اسے دیکھنے اور مشاہدہ کرنے کے لئے تیار و آمادہ کیا گیا ہو اور ایک تاریخ و وقت مقرر کر کے سارے جہان میں اس کا اعلان و اشتہار دے دیا گیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ چاند اپنی اس منزل میں ہو جس سے افق پر کہیں تو ظاہر ہوتا ہے اور کہیں ظاہر نہیں ہوتا گویا کہ ایک قوم کے تو نظروں کے سامنے ہے اور دوسری قوم سے مستور و پوشیدہ ہے جیسا کہ چاند گرہن اور سورج گرہن میں ہوتا ہے کسی شہر میں تو یہ دیکھا جاتا ہے اور کسی میں نہیں کہیں کچھ حصہ گرہن کا نظر آتا ہے اور کہیں کچھ حصہ بعض شہر تو ایسے ہوتے ہیں جو گرہن کو جانتے تک نہیں بجز ان لوگوں کے جو حساب سے اس علم کے دعوے دار ہیں اور یہ کہ اہل حق کے نزدیک دکھانا یا نہ دکھانا قدرتِ الٰہی میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دکھاتا ہے اور جسے چاہتا ہے نہیں دکھاتا مقصود تو محض ان لوگوں کو دکھانا تھا جن سے تحدی کی گئی تھی اور جنہوں نے اس معجزہ و نشانی کا حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا تھا چنانچہ انہوں نے دیکھ لیا تھا۔ ممکن ہے کہ دوسروں نے دیکھا ہو پھر جب گرد و پیش سے لوگ آئے تو انہوں نے اس کی خبر دی تو اب تمام عالم کے دیکھنے کی کیا حاجت ہے۔

انتباہ:۔ مواہب لدینہ میں فرماتے ہیں کہ بعض قصہ گو جو یہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آستین مبارک میں چاند داخل ہوا پھر آستین شریف سے باہر آگیا۔ یہ بے اصل ہے

سابق دور کے منکرین

دور سابق میں منکرین کے اعتراضات اتنا دزنی نہ تھے صرف ان کے عقلی ڈھکوسلے تھے ان کو عقلی طور پر ہمارے اکابر

نے ایسے جوابات دیئے کہ پھر انہیں سر اٹھانے کی ہمت نہ رہی ۔

ہمارے دور کے منکرین

سابق ادوار کے منکرین سے ہمارے دور کے منکرین زیادہ خطرناک ہیں اس لئے کہ وہ غیر مسلم تھے عوام اہلِ اسلام ان کی باتوں کو سننا بھی گوارا نہیں کرتے تھے لیکن ہمارے دور کے منکرین نہ صرف مسلمان بلکہ اپنی مسلم نما پارٹیوں کے سربراہ اور علمی تحقیقی مردِ میدان ہونے کے مدعی ہیں اور پھر ان کا کھلم کھلا انکار ہو تب بھی عوام اہلِ اسلام ان کی کوئی بات نہ مانتے یہ بدبخت علمی رنگ جما کر علمی خیانت در خیانت کرتے چلے جاتے ہیں اور دھوکہ اور فریب پر ملمع سازی کر کے ایسے رنگ میں انکار در انکار کرتے ہیں کہ خدا کی پناہ ۔

مودودی

اس صاحب نے علوم عربیہ کے قواعد اساتذہ سے نہیں پڑھے اپنے مطالعے کے سہارے چند تنخواہ دار مولوی نما لوگ اپنی حمایت کے ساتھ ملا کر بڑی بڑی کتابیں اپنی طرف منسوب کر کے چھاپ دیں۔

دھوکہ و فریب کا نمونہ

مودودی نے شق القمر۔ تفہیم القرآن اور سیرت سرورِ عالم تینوں میں ایک ہی مضمون درج کیا اور دھوکہ دیتے ہوئے سیرت سرورِ عالم میں جلی قلم سے لکھا۔

ایک عظیم حسی معجزہ؛

لیکن تفصیل لکھی تو بڑا زور لگایا کہ یہ ایک حادثہ تھا معجزہ نہیں تھا معجزہ ماننے والوں کے دلائل کو عوامی لہجہ میں یوں لکھ دیا کہ معجزہ والی بات صرف ایک دو صحابہ سے مروی ہیں ۔ اور وہ بھی ظہور معجزہ کے وقت پہلے تو پیدا نہیں ہوئے تھے

نما ئے کتاب پر نام اس کا کام دوسروں کا ہے ۔

اگر پیدا ہوتے تو اس وقت بچے تھے اس لئے ان کا کیا اعتبار (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) اس کی یہ ہلکی طرز کی تحریر سیاسی لیڈروں اور اس کی اپنی جماعت اور دین سے بے خبر لوگوں پر تو اثر انداز ہو سکتی ہے لیکن الحمدللہ دین و دانش سے سرفراز مسلمان اس کی اس فریب کاری سے سمجھ گئے کہ دین میں اس جیسا دھوکہ باز اور کوئی نہ ہوگا۔ تمام مسلمان مانتے چلے آ رہے ہیں کہ شق القمر حادثہ نہیں معجزہ ہے ایک دو راوی نہیں درجنوں اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جن میں دو بچے بھی شامل ہیں جو مودودی کی غلط بیانی کا زندہ ثبوت ہیں۔

مودودی کا غلط تأثر

اور وہ بچے پاکستانی بچے نہیں جلیل القدر صحابی (انس بن مالک و عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جن کی بچپن کی روایات بھی ایسی قابل ہیں کہ دین و اسلام کے اکثر عقائد و مسائل ان کی روایات کی مرہون منت ہیں۔

قاعدہ :۔ اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ ایسے ثقہ راویوں کی روایت بلا تردید قابل قبول ہے اس لئے کہ یہ حضرات (بچپن کی روایات ہی سہی) ایسے ثقہ اور معتبر راویوں سے روایت کرتے ہیں جو نہایت ہی مستند و معتمد علیہ ہوں یہی وجہ ہے کہ امام بخاری و مسلم و دیگر صحاح ستہ و دیگر کتب احادیث کے مصنفین نے ان حضرات کی ایسی روایات کی بلا تردید روایت کرتے ہیں لیکن مودودی صاحب نے انہیں بچہ راوی کہہ کر دام تزویر میں پھنسانا تھا جو کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا یا نہیں تاہم یہ اس کی پہلے درجے کی گستاخی ہے جو جلیل القدر صحابہ کرام کو خفیف و حقیر الفاظ سے یاد کیا۔ اسی لئے تو اس کی اپنی دیوبندی برادری کے لوگ گستاخ صحابہ کا لقب دے کر اسے کافر کافر پکارتے ہیں۔

فقیر کا کوثر نیازی کے اس بیان سے اتفاق ہے کہ مودودی اسلام

کی تشریح سیاسی نقطہ نگاہ سے کرتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے اکثر عقائد و مسائل جمہوریہ کے خلاف ہیں جیسے وہ سیاست میں جمہوریہ کے خلاف رہا ہے۔ (جنگ لاہور جمعہ میگزین ۱۸ دسمبر ۱۹۹۳ء)

فقیر انہیں اوراق میں مودودی کی تحقیق رقیق پر گفتگو کرتا ہے وبیدہ التوفیق

مودودی صاحب بولتے ہیں

شق القمر

حضور علیہ السلام کے ساتھ کفار کے بائیکاٹ کو ابھی دو ہی برس گزرے تھے کہ شق القمر کا عظیم الشان واقعہ[1] پیش آگیا، جسے کفار مکہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ محدثین اور مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ ۵ھ قبل ہجرت (یعنی ۸ھ بعد بعثت) کا واقعہ ہے اور یہ منیٰ کے مقام پر پیش آیا تھا خود قرآن مجید میں اس کا یہ ذکر اس طرح کیا گیا ہے۔

اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا اٰیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر

(القمر، آیت ۱-۲)

قیامت کی گھڑی قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا (مگر ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ) یہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں منہ موڑ جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو چلتا ہوا جادو ہے۔

بعض اقلیدت پرستوں نے چاند جیسے عظیم کرّے کے پھٹنے کو بعید از امکان سمجھ کر انشق القمر کا مطلب یہ لے لیا ہے کہ "چاند پھٹ جائے گا" حالانکہ اگر اس کا ترجمہ "پھٹ گیا" کے بجائے "پھٹ جائے گا" کیا جائے تو دونوں آیتوں کا مطلب خبط ہو جاتا ہے پہلی آیت میں چاند کے پھٹنے کو قیامت کی گھڑی قریب آنے کی علامت بتایا گیا ہے اگر اسے آئندہ ہونے والا واقعہ قرار دیا جائے تو چاند کے پھٹنے کو قیامت کے قریب ہونے کی علامت کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟ پھر یہ

---

[1] واقعہ نہیں معجزہ یہ بھی مودودی کے دھوکہ کا ایک نمونہ ہے کہ معجزہ کے بجائے واقعہ لکھ رہا ہے۔

معنی لینے کی صورت میں آگے کی آیت تو بالکل ہی بے معنی ہو جاتی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ لوگ ایسے ہٹ دھرم ہیں کہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور اسے جادو کا کرشمہ قرار دے دیتے ہیں یہ سیاق و سباق تو انشق القمر کے یہ معنی قطعی طور پر متعین کر دیتا ہے کہ اس وقت چاند فی الواقع پھٹ گیا تھا اسی معنی کی تصدیق حدیث کی معتبر روایات کرتی ہیں۔ یہ روایت بخاری، مسلم، ترمذی احمد، ابو عوانہ، ابو داؤد طیالسی، عبدالرزاق، ابن جریر، بیہقی، طبرانی، ابن مردویہ اور ابو نعیم اصفہانی نے بکثرت سندوں کے ساتھ حضرت علی حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حذیفہ بن الیمان، حضرت انس بن مالک اور حضرت جبیر بن مطعم سے نقل کی ہیں ان میں سے تین بزرگ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ اور حضرت جبیر بن مطعم تصریح کرتے ہیں کہ وہ اس اس واقعہ کے عینی شاہد ہیں اور دو بزرگ ایسے ہیں جو اس کے عینی شاہد تو نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ یہ ان میں سے ایک (یعنی عبداللہ بن عباس کی پیدائش سے پہلے کا واقعہ ہے اور دوسرے یعنی انس بن مالک اس وقت بچے تھے لیکن چونکہ یہ دونوں حضرات صحابی ہیں اس لیے ظاہر ہے کہ انہوں نے ایسے سن رسیدہ صحابیوں سے سن کر ہی اسے روایت کیا ہو گا جو اس واقعہ کا براہ راست علم رکھتے تھے۔عہ

تمام روایات کو جمع کرنے سے اس کی جو تفصیلات معلوم ہوتی ہیں کہ یہ ہجرت سے تقریباً ۵ سال پہلے کا واقعہ ہے۔ قمری مہینے کی چودھویں شب تھی چاند ابھی طلوع ہوا تھا یکایک وہ پھٹا اور اس کا ایک ٹکڑا سامنے کی پہاڑی کے ایک طرف اور دوسرا دوسری طرف نظر آیا۔ یہ کیفیت بس ایک ہی لحظہ رہی اور پھر دونوں ٹکڑے باہم جڑ گئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے لوگوں سے

عہ اگرچہ یہ قول صحت کے خلاف ہے لیکن ہمارے مقصد کے خلاف نہیں۔

فرمایا دیکھو اور گواہ رہو۔ کفار نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر جادو کر دیا تھا اس لیے ہماری آنکھوں نے دھوکا کھایا دوسرے لوگ بولے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم پر جادو کر سکتے تھے، تمام لوگوں پر تو نہیں کر سکتے تھے باہر کے لوگوں کو آنے دو۔ ان سے پوچھیں گے کہ یہ واقعہ انہوں نے بھی دیکھا ہے یا نہیں باہر سے جب کچھ لوگ آئے تو انہوں نے شہادت دی کہ وہ بھی یہ منظر دیکھ چکے ہیں۔ عـ۱

چالاک مودودی اس عبارت میں مودودی صرف شق القمر مان گیا لیکن اشاروں میں من حیث المعجزہ انکار کر گیا ہے انشاء اللہ فقیر آگے چل کر اس کی تفسیر "تفہیم القرآن" سے چند نمونے عرض کریگا۔ عـ۲

فائدہ از اویسی غفرلہ اس قرآنی معجزہ کا کسی مسلمان کو انکار نہ تھا نہ ہے لیکن دشمنان اسلام نے اس وقت بھی انکار کیا اور بعد کو بھی کرتے رہے لیکن زمانہ حال میں سائنسی خلائی مہم جوئی سے بھی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ ہے کہ منکرین حق جس حقیقت یا جس چیز کا انکار کرتے تھے وہ انہیں کے ہاتھوں اسے تیار کروا کر اپنی حجت پوری کر دیتا ہے ذیل کی مثالیں اس سلسلے میں ثبوت باہم پہنچاتی ہیں مثلاً۔

جزائے اعمال منکرین نے یہ بات سن کر مذاق اڑایا کہ قیامت کے دن انہیں وہ سب دکھا دیا جائے گا جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہوں گے لہذا انہی کے ہاتھوں فلم سازی اور ریڈیو کیسٹ ٹیپ V.C.R ریکارڈ تیار کروا کر ثابت کر دیا کہ یہ باتیں عین ممکن ہیں کہ ایک دفعہ کی ہوئی اداکاری اجہ ابھی بار بار دیکھی جا سکتی ہیں اور ان کو چاہے کتنا عرصہ بعد چاہو۔ بالکل اسی طرح دوبارہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اب اس میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ کراماً کاتبین جو کچھ ہمارے اعمال اور گفتگو ریکارڈ کرتے ہیں۔ وہ قیامت کے دن ہو بہو سامنے دکھا دی جائے گی۔ اسی طرح انسان کے

عـ۱ ماہنامہ ترجمان القرآن۔ عـ۲ مودودی کے انکار صریح کی تصریح فقیر آئندہ صفحات میں کرے گا انشاء اللہ۔

اعضاء و جوارح کا بول کر اپنے اعمال بیان کرنا بھی سمجھ میں آتا ہے یہاں خود ساختہ مادی آلات بولتے ہیں۔

آہ مظلوماں

مخبر صادق علیہ السلام کا یہ فرمان کہ مظلوم کی آہ اور دل سے نکلی ہوئی دعا سیدھی آسمان پر پہنچتی ہے منکرین نے ماننے سے انکار کر دیا تھا مگر اب خود ان کے ایجاد کردہ آلاتِ نشریات آسمانوں کی پہنائیوں میں خلانوردوں تک آوازیں پہنچا رہے ہیں اور ناممکن کو ممکن کر کے دکھا رہے ہیں۔

شق القمر

یہ بات تصدیق کی حد تک پہنچ چکی ہے کہ منکرین حق نے معجزہ شق القمر کے واقعہ کو خود بچشم خود دیکھا کہ کس طرح چاند کے دو حصے ہوئے۔ اور پھر وہ باہم مل گئے اور قرآن حکیم کے ذریعے یہ خبر تمام عالم میں پھیل گئی کفار نے اس واقعہ کا مشاہدہ کرنے کے بعد اسے جادو کا کارنامہ قرار دیا۔ زمانۂ حاضر میں پھر سنت اللہ پوری ہوئی اور خود منکرین کے ذریعے اس معجزہ کی تصدیق کی ہے۔

سائنسدانوں نے جو خلانورد چاند میں بھیجے ہیں اور جو اس کرہ کی تصاویر لی ہیں ان سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ چاند کے عین وسط میں وہ دراڑ موجود ہے جو معجزہ شق القمر کے بعد اس کے ٹکڑوں کے دوبارہ باہم ملنے سے باقی رہ گئی تھی اسے عرب دراڑ ARAB CRACK کا نام دیا گیا ہے۔ جو اس زمانہ میں عام چھپی اور بکی۔ فوٹو فقیر نے اپنی کتاب "شق القمر" اور کتاب سائنس اسلام کی خدمت میں دے دیا ہے۔

آج قرآن حکیم منکرین حق کو پھر دعوت تبلیغ دیتا ہے کہ آؤ اسلام کی حقانیت۔ کو تعصب کی عینک اتار کر دیکھو۔ تمہاری ساختہ پرداختہ ایجادات ہر طرح سے اسلام کے اصولوں کی تائید کر رہی ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ (خدا کی کس کس نعمت (اور نشانی) کو جھٹلاؤ گے؟

چاند کی تصویر سب سے پہلے روسی خلا جہازوں نے لی تھی۔ بعدہٗ امریکی خلاباز

چاند پر اترے تو انہوں نے بھی تصویر اتاری اور یہ دنیا بھر کے اہم اخباروں میں شائع ہوئی اور پاکستان کے اخبار "پاکستان ٹائمز" میں ۲۷ اگست ۱۹۶۹ء کو یہ تصویر چھپی۔

امریکہ کے اپالو نمبر ۱۵ کی پرواز قمری کی منصوبہ بندی کرنے والے ادارے طبقات ارضی وجرائم فلکی واشنگٹن کے ریسرچ سنٹر میں ایک مصری سائنسدان ڈاکٹر فاروق الباز کام کرتے رہے ہیں وہ بھارت میں انڈین سپیس ریسرچ سنٹر کے خصوصی اجلاسوں میں شرکت کے لیے آئے تھے دہلی کے اخبار "الجمعیت" نے ڈاکٹر موصوف کا بیان شائع کیا ہے انہوں نے اپنے اس بیان میں یہ انکشاف کیا ہے کہ انہوں نے وہاں آتے ہوئے کچھ دیر قاہرہ میں بھی قیام کیا اور صدر سادات سے ملاقات بھی ہوئی ڈاکٹر فاروق نے صدر سادات کو مریخ کی "وادی قاہرہ" کا ایک ماڈل پیش کیا مریخ کی اس وادی کو مصر کے دارالخلافہ سے مشابہت کی بناء پر وادی قاہرہ کا نام دیا گیا تھا ڈاکٹر صاحب نے صدر کو اس قرآن پاک کا ایک ورق بھی پیش کیا جو اپالو ۱۵ کی مدد سے چاند پر بھیجا گیا اور جسے چاند کی سطح پر اتارا گیا تھا جب خلا باز اپالو ۱۵ سے چاند پر پہنچے تو انہوں اہل زمین کو تسلیمات کہتے ہوئے یہ الفاظ دہرائے تھے۔

مرحبا اهل الارض من اینڈ ریو۔

یعنی اہل زمین کو خلائی چاند گاڑی اینڈ ریو سے سلام۔" ان الفاظ کا عربی ریکارڈ بھی صدر سادات کو دیا گیا پھر چاند کی سطح سے لی گئی عرب ممالک کی ایک رنگین تصویر بھی پیش کی گئی سب سے اہم شے جو ڈاکٹر فاروق الباز نے صدر سادات کو پیش کی۔ چاند کی ایک تصویر ہے جو جس میں وہ عظیم دراڑ دکھائی دیتی ہے جو چاند کی سطح پر پائی جاتی ہے اور جس کا نام سائنسدانوں نے عرب دراڑ رکھا ہے کیوں کہ یہ معجزہ شق القمر سے تعلق رکھتا ہے چاند کے دو نوں ٹکڑے جب باہم ملے تھے۔ تو یہ دراڑ نشانی رہ گئی تھی۔

مصر کے صدر سادات نے یہ سب اشیاء مصری سائنس ریسرچ سنٹر کے شعبہ خلا بازی میں رکھنے کے لیے دے دی ہیں ایک مسلمان کے لیے اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ دور جدید میں قرآنی معجزہ کی تصدیق ظہور میں آتی ہے متذبذبین اور متشککین کو اسلام کے متعلق شکوک و شبہات چھوڑ کر حقائق پر ایمان لے آنا چاہیئے ع

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما!

عرب دراڑ

معجزہ شق القمر کی سائنسی تائید

چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی تصویر بے نظیر

روسی اور امریکی خلائی جہازوں نے چاند کی جو تصاویر لی تھیں ان میں چاند کے عین وسط میں ایک سرے سے دوسرے تک ایک واضح اور مسلسل شگاف نما عمودی نشان موجود ہے جو معجزہ شق القمر کی بزبان حال توثیق کر رہا ہے۔

واشنگٹن کے طبقات ارضی وجراح فلکی کے ریسرچ سنٹر کے ڈائریکٹر مصری سائنسدان ڈاکٹر فاروق الباز نے ۱۹۷۸ء کے اوائل میں ہندوستان جاتے ہوئے مصر میں وہ تصویر و دیگر نوادرات صدر سادات کی خدمت میں پیش کر کے بتلایا کہ سائنسدانوں نے اس تاریخی جوڑ کے نشان کا نام عرب "دراڑ" رکھا ہے۔

فیصلۂ حق اسلام کے دم بھرنے والے تمام فرقے غیر مقلدین وہابیہ تک شق القمر کو معجزہ مانتے ہیں سابقین فرقوں میں اہل حق کا اس پر اجماع ثابت ہے جس کی تصریح ہم آگے چل کر عرض کریں گے سابق دور میں بھی اہل حق کے بالمقابل گمراہ فرقوں نے شق القمر کے بارے میں کچھ عقلی ڈھکوسلے کچھ روایات پر اعتراضات اٹھائے تو ہمارے اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ نے انہیں دندان شکن جواب دیئے ہمارے دور میں پھر وہی اعتراضات دہرائے جا رہے ہیں عقلی ڈھکوسلوں سے کہ یہ عقلاً بعید ہے اس کے جوابات آئیں گے اور کچھ سابقہ تحریروں میں لکھے جا چکے ہیں بعض وہی اعتراضات مودودی نے " تفہیم القرآن کی سورۃ القمر کے حاشیہ نمبر ۱ پر اور بعینہٖ وہی مضمون "سیرت سرور عالم صد ۴۰۳ ج ۱ تا صہ ۲۰۶ ج ۱ میں ملمع سازی کر کے پیش کیا اور سیرۃ میں عنوان تو قائم کرایا حسی معجزہ کا پھر اسی بحث میں کھینچا تانی کر کے فیصلہ یہ آیا کہ یہ معجزہ نہیں اور نہ ہی فرد

نے اس کا مطالبہ کیا بلکہ یہ ایک حادثہ ہے جو علامات قیامت کی ایک علامت کا اظہار ہے اور بس اور روایات صحیحہ کا انکار بعض کا اقرار کر کے انکار کر دیا اور اس میں صحابہ کرام بھی (ایک حملے کر دیئے اور معجزہ شق القمر کی بعض روایات کے بارے میں تحقیر کے طور لکھا کہ وہ قصے جو عوام میں مشہور ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا اور وہ دو ٹکڑے ہو گیا (سیرت سرور عالم ص ۱۷؟) از مودودی

عقیدۂ اہلسنت

الحمد للہ اہلسنت قدماء اور موجودین کا عقیدہ ہے کہ شق القمر حضور سرور عالم نور مجسم شفیع معظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات شریفہ میں سے ایک عظیم معجزہ ہے اہل مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک معجزہ کی درخواست کی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند شق کر کے دکھا دیا، چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور اس کا ہر حصہ دوسرے سے جدا ہو گیا آپ نے فرمایا کہ گواہ رہو، قریش مکہ نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جادو سے ہماری نظر بند کر دی ہے، اس پر انہی کی جماعت کے لوگوں نے کہا کہ اگر یہ نظر بندی ہے، تو مکہ معظمہ سے باہر کسی کو بھی چاند کے دو حصے نظر نہ آئے ہوں گے اب جو قافلے آنیوالے ہیں ان کی جستجو رکھو اور مسافروں سے دریافت کرو، اگر دوسرے مقامات پر بھی چاند کا شق ہونا دیکھا گیا ہے تو بے شک یہ معجزہ ہے چنانچہ سفر سے آنے والوں سے دریافت کیا گیا انہوں نے کہا کہ ہم نے دیکھا کہ اس روز چاند کے دو حصے ہو گئے تھے۔ آخران مشرکین کے لیے انکار کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی اور جن کے مقدر میں ایمان تھا وہ ایمان لے آئے مگر سردارانِ قریش جاہلانہ تعصب و عناد میں ڈوبے یہی کہتے رہے کہ یہ جادو ہے۔

دورِ حاضرہ کا حوالہ

بلا شبہ یہ معجزہ حق ہے قرآن کے علاوہ بہت سی صحیح حدیثوں سے بھی ہے اور آپ کا یہ معجزہ اس حد شہرت تک پہنچا ہوا ہے کہ اس کا انکار کرنا نہ صرف عقل و انصاف دشمنی ہے بلکہ

بے دینی ہے۔ (خزائن العرفان)

نوٹ: صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ کا حوالہ کافی ہے کہ آپ اہلسنت کے مسلک کے بہترین پاسبان ہیں۔

سلف تقین اہلسنت

امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر صـ۲۸ ج ۲۹ میں لکھتے ہیں۔

و فی الصحیح خبر مشہور رواہ جمع من الصحابۃ و قالوا سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ آیۃ الانشقاق بعینہا معجزۃ فسأل ربہ فشقہ و مضی

اس کے بعد وہی اعتراضات جو مودودی و دیگر بدمذہب نے اٹھائے ان کا خوب رد لکھا۔ صـ۲۸ تا صـ۲۱۔

دلائل اہلسنت

اہلسنت کا استدلال قرآن و احادیث صحیحہ و اجماع امت سے ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا۔

اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا و یقولوا سحر مستمر وکذبوا واتبعوا اھواءھم وکل امر مستقر

قریب آئی قیامت اور شق ہو گیا (پھٹ گیا) چاند اور اگر وہ دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے اور ہر کام قرار پا چکا ہے۔

قاعدہ

خود مودودی نے سیرت سرور عالم صـ۲۸۱ ج ۱ میں لکھا کہ قرآن کی اصطلاح میں آیات اور متکلمین کی اصطلاح میں معجزات کہا جاتا ہے مذکورہ آیت میں انشق القمر کے بعد آیۃ صاف وصریح ہے لیکن

مودودی اس آیت و قاعدہ کے لکھنے کے باوجود شق القمر کے معجزہ ہونے کا قائل نہیں بلکہ صاف لکھتا ہے کہ یہ ایک حادثہ ہے جو قیامت کی علامت ہے۔ تفصیل آتی ہے (انشاء اللہ)

استدلال اہلسنت

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ چاند کا شق ہونا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم معجزہ ہے مکہ والوں کے لیے آخری نشان ہے اس کے بعد ان کے لیے قیامت کا قیام ہی باقی رہ گیا ہے اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان دلیل سامنے آچکی اس کے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی خواہش پر چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے اس کے باوجود ان کا ایمان نہ لانا قیامت کو دعوت دینا اور ہلاکت کو پکارنا ہے تو اب ان کو ہلاکت کے لیے تیار ہو جانا چاہیئے اب ان کی ہلاکت کا کام قرار پاچکا ہے جسے کوئی نہیں ٹال سکتا اس کے قہر و غضب نے سراپا عناد و کفر اور نہایت ہی ناپسندیدہ اشخاص و افراد سے زمین کو پاک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے گویا اب حجت پوری ہو چکی، اس کا دستور قدرت ہے جو پہلی امتوں سے بھی برتا گیا ہے کہ معجزوں کے دیکھنے کے بعد ایمان نہ لانے پر کفار کی ہلاکت و بربادی قطعی و حتمی ہو جاتی ہے۔

پہلی امتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو دستور رہا ہے۔

قرینہ قویہ

منکرین سرداران قریش کے ہلاک و برباد کرنے سے پہلے دو باتیں ضروری تھیں۔

(۱) اتمام حجت کے لیے کھلی نشانی کا ظاہر ہونا۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ماننے والوں کے ہمراہ اس شہر سے ہجرت کر جانا۔

چنانچہ ہجرت سے پہلے معجزہ شق القمر جو ایک عظیم الشان اور کھلی نشانی تھی ظاہر

ہوا اور اس کو دیکھ کر بھی جب منکرین سرداران قریش ایمان نہ لائے بلکہ اس کو جادو قرار دیا اور اس کی کھلی تکذیب کی بلکہ جھٹلانے کی انتہا کر دی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے مکہ سے ہجرت کر جانے کا حکم دیا اور آپ کو ہجرت کا حکم ہونا منکرین سرداران قریش کے عذاب کا پیش خیمہ تھا، اہل فہم صحابہ سمجھ گئے کہ منکرین کے عذاب کا وقت قریب آگیا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص محرم راز سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس پر کلمہ "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھ کر ان کی ہلاکت کے قریب آجانے پر اظہار افسوس فرمایا۔ چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

لما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ قال ابوبکر انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو ابوبکر نے کہا "انا للہ و انا الیہ راجعون" اللہ کے رسول نکالے گئے اب کفار مکہ ضرور ہلاک ہوں گے۔

(مستدرک ص ۷ ج ۳)

علم غیب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ خبر غیب ہے کیونکہ علم الحدیث کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ جو بات صحابی بیان کرے اور وہ عقل سے وراء ہو تو وہ قول رسول ہوتا ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر کوئی یہ قاعدہ نہیں مانتا تب بھی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا علم غیب ثابت ہوتا ہے کیونکہ آپ نے جیسے فرمایا ویسے ہی ہوا چنانچہ اس کے بعد وہ آیت نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دی گئی اور کفار سے قتال و جنگ کرنے کا فرمان وارد ہوا۔

فائدہ یہ حدیث نسائی شریف میں بھی ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہجرت کرنے سے میں سمجھ گیا کہ اب کفار مکہ سے جنگ ہوگی۔

(نسائی ج ۲ ص ۵۰)

نیز یہ حدیث مسند امام احمد میں بھی ہے اس میں یوں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کافروں نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نکال دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون، اب وہ ضرور ہلاک ہوں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اذن للذین یقاتلون الخ ابن عباس فرماتے ہیں یہ پہلی آیت ہے جو کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے بارے میں نازل ہوئی۔

(مسند امام احمد ج ۱ ص ۲۱۶)

امام حاکم اپنی سند کے مطابق حدیث کو شرط شیخین پر صحیح قرار دیتے ہیں اور امام ترمذی نے بھی اس حدیث کو اپنی سند سے کتاب التفسیر میں روایت کیا اور فرمایا ھذا حدیث حسن" ترمذی ج ۲ ص ۱۴۶ کہ یہ حدیث حسن ہے۔

تردید مودودی اگر شق قمر ایک حادثاتی چیز ہوتی جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ سے کوئی تعلق نہ ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ کا وہ دستور ناقص رہ جاتا ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے کہ کسی قوم پر عذاب بھیجنے سے پہلے اس قوم کے رسول علیہ السلام کے ذریعے ایک کھلی نشانی و معجزہ ظاہر ہوتا تھا، جس کے ذریعے اس قوم پر حجت خداوندی پوری ہو جاتی اور اس معجزہ کے انکار و تکذیب کی صورت میں وہ قوم مستحق عذاب قرار پائی۔ اور عذاب سے پہلے پیغمبر علیہ السلام وہاں

ے جیسے مودودی کہتا ہے۔ تفہیم القرآن و سیرت سرور عالم۔

سے ہجرت کر جاتے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہجرت پر یہ فرمانا کہ اب کفار مکہ ضرور ہلاک ہوں گے عذاب الہی کے نزول کے تیقن کی بناء پر تھا یعنی ان کو یقین ہو گیا تھا کہ اب کفار مکہ پر عذاب الٰہی مسلط ہو گا اور عذاب اس وقت تک مسلط نہیں ہوتا تھا جب تک کہ اس قوم کو پہلے کوئی کھلی نشانی نہ دکھائی جائے جسے وہ قوم جھٹلائے اور عذاب کی مستحق ٹھہرے اور یہ کھلی نشانی خدا تعالٰی کے پیغمبر کے ہی واسطہ سے ظاہر کی جاتی تھی پوری تاریخ انبیاء علیہم السلام اور تاریخ امم سابقہ اس پر گواہ ہے لہٰذا تسلیم کرنا ہو گا کہ "شق القمر" کوئی حادثاتی چیز نہ تھی بلکہ یہ نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی عظیم الشان معجزہ ہے۔

تائید از مفسرین سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ

خیر القرون کے مفسرین سے لے کر دور حاضرہ کے تمام اہل حق آیت مذکورہ سے استدلال کیا کہ انشقاق القمر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے اس کے خلاف جو اوہام باطلہ تھے ان کی تردید فرمائی ہمارے دور میں دو سرے بد مذاہب سے بڑھ کر مودودی نے شق القمر مانا لیکن نہ بحیثیت معجزہ بلکہ بطور حادثہ (معاذ اللہ)

ام التفاسیر

امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ متوفی ۳۱۰ھ اپنی معرکۃ الآراء تفسیر جامع البیان ج ۲۷ ص ۵۰ میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

إِنَّ كُفَّارَ أَهْلِ مَكَّةَ سَأَلُوهُ آيَةً فَأَرَاهُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ آيَةً حُجَّةً عَلَى صِدْقِ قَوْلِهِ وَحَقِيقَةِ نُبُوَّتِهِ۔

بے شک کفار اہل مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معجزہ طلب کیا تو آپ نے انہیں اپنے دعویٰ رسالت کی سچائی اور اپنی نبوت کے حق ہونے کے بطور حجت چاند کو دو ٹکڑے کر دکھلایا۔

اس میں دونوں امور مصرح ہیں۔

فائدہ

(۱) کفار کے سوال میں انشقاق القمر ہوا۔

(۲) یہ معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی صداقت کی دلیل ہے۔

تعارف مفسر امام المفسرین امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری نے جنکی عظمت وجلالت اور جن کے محدث ومفسر اور ایک عظیم الشان مورخ ہونے پر اور ان کی اس تفسیر جامع البیان کے سب تفسیروں سے اہم واقدم ہونے بلکہ ام التفاسیر ہونے پر امت کا اتفاق ہے[1] اس حقیقت کو واضح طور پر بیان فرما دیا کہ شق القمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے جو کفار مکہ کی طلب پر آپ نے ظاہر فرمایا اور یہ معجزہ آپ کی صداقتِ نبوت وحقانیت رسالت کی روشن دلیل ہے جو شخص اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تسلیم کرنے کی بجائے اتفاقی حادثہ قرار دیتا ہے وہ نہ صرف حضور کے معجزات شریفہ کا منکر ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت پر بھی یقین کامل نہیں رکھتا بلکہ ہم تو ایسے لوگوں کو یہودیوں کا ایجنٹ سمجھتے ہیں جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات اور معجزات کا انکار کرتا ہے۔

تفسیر القرطبی امام ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی علیہ الرحمۃ متوفی ۶۷۱ھ اپنی تفسیر الجامع الاحکام القرآن میں لکھتے ہیں کہ:

"عادل اور ثقہ آحاد راویوں کی نقل وروایت سے ثابت ہے کہ چاند مکہ میں دو ٹکڑے ہوا اور ظاہر قرآن سے بھی معلوم ہوتا ہے یہ ایک ایسا معجزہ تھا جو رات کو ظاہر ہوا اور ضروری نہیں کہ اسے اس خطۂ زمین کے سب لوگ دیکھتے (بلکہ اس قدر کافی تھا کہ اسے وہ لوگ دیکھیں جنہوں نے معجزہ طلب کیا یا ان کے علاوہ کچھ دوسرے لوگ)

---

[1] الاتقان ص ۲ ج ۲ = ان کے مزید حالات کے لئے فقیر کی تصنیف طبری کا مطالعہ کیجئے۔ (اویسی غفرلہ)

اور یہ معجزہ یوں ظاہر ہوا کہ کفارِ مکہ نے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو معجزہ دکھائیں تو آپ نے اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی تو مروی ہے کہ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ابوجہل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں بکنے کی وجہ سے غضبناک ہو کر اسلام لائے تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں جس سے ان کے ایمان و یقین میں ترقی ہو اور یہ صحیح حدیث سے بھی گزرا کہ اہل مکہ نے بھی آپ سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے انہیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ کی حدیث میں ہے اور حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مدائن میں خطبہ دیا پھر فرمایا "سنو! بلاشبہ قیامت قریب آگئی اور چاند تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دو ٹکڑے ہوا۔

فائدہ اس طرح تمام اہلِ حق کی تفاسیر میں تصریحات ہیں بلکہ ان کا بالاستیعاب مطالعہ کیا جائے تو وہ اپنے دور سے اور ان سے پہلے کے جملہ بدمذہب کی تردید لکھتے چلے گئے ان میں مودودی کے اعتراضات کا قلع قمع کیا۔ آخر میں امام رازی کا حوالہ ملاحظہ ہو کہ وہ مودودی جیسے منکرین کو رد فرماتے ہیں۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمتہ متوفی ۶۰۶ھ اپنی تفسیر کبیر میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے شق القمر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان معجزہ قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں آپ نے یہ معجزہ مشرکین کے مطالبہ پر ظاہر فرمایا اور اس سلسلے میں متعلقہ ممکنہ سوال و جواب کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ۔

بعض ضعفاء الاذہان ینکرہ — کچھ کمزور ذہن والے لوگ اس کے منکر ہیں۔ (تفسیر کبیر ج ۲۹ صفحہ ۲۹)

اس سے معلوم ہوا کہ کوئی قوی الذہن اور قوی الایمان شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کہ اس عظیم معجزہ کا انکار نہیں کرتا اور جو لوگ اسے اس کے معجزہ ہونے سے انکار کرتے ہوئے اسے ایک اتفاقی حادثہ قرار دیتے ہیں وہ بھٹکے ہوئے ہیں۔ دین سے دور اور کمزور ذہن والے لوگ ہیں۔[1]

شق القمر پر اجماع امت

شوکانی کو بعض لوگ تیرھویں صدی کا بہت بڑا محقق مانتے ہیں وہ بھی اس معجزہ پر اجماع کا قائل ہے چنانچہ وہ اپنی تفسیر فتح القدیر میں لکھتا ہے کہ اقتربت الساعۃ و انشق القمر اللہ تعالٰی کے اس فرمان سے مراد چاند کا شق ہونا ہے جو ایام نبوت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ واقع ہوا پھر لکھا کہ۔

وان نظرنا الی اقوال اہل العلم فقد اتفقوا علی ھذا ولا تلتفت الی شذوذ من شذ واستبعاد من استبعد

(فتح القدیر ج ۵ صفحہ ۱۲)

اگر ہم اہلِ علم کے اقوال کو دیکھیں تو سب اس پر متفق ہیں اور اس کی طرف توجہ ہی نہ کی جائے جو اس اتفاق و اجماع سے الگ ہوا اور بعید سمجھنے والے نے بعید سمجھا۔

فائدہ یہاں سے واضح ہو گیا کہ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق و اجماع ہے کہ شق القمر جس کا قرآن میں ذکر ہے وہی معجزہ ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور ہوا اور جس نے انکار کیا وہ شذوذ کا مرتکب ہوا۔

یعنی اجماع و اتفاق کے ہو چکنے کے بعد شیطانی وہم و وسوسہ میں مبتلا ہو گیا جس کی طرف کوئی توجہ نہ کی جائے ثابت ہوا کہ بات تو وہی حق ہے جو اہل سنت نے فرمائی اس کے خلاف جو بھی کچھ کہتا ہے تو وہ وسوسۂ شیطان میں مبتلا ہے۔

---

[1] اس وقت کے کافروں نے نہیں مانا آج مودودی اور اس کے ہمنوا نہیں مانتے (اویسی غفرلہ)

ابن کثیر منکرین معجزہ شق القمر کے نزدیک ابن کثیر ایک برگزیدہ مفسر و مؤرخ ہے اس کی بھی سنیئے اس نے لکھا کہ۔

قد کان ھذا فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما ورد فی الاحادیث المتواترۃ بالاسانید الصحیحۃ وھذا امر متفق علیہ بین العلماء ای انشقاق القمر قد وقع فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانہ کان احدی المعجزات الباھرات (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۲۶۱)

یہ شق القمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں تھا جیسا کہ اسناد صحیحہ کے ساتھ متواتر حدیثوں میں وارد ہوا اور یہ علماء کے درمیان متفق علیہ ہے یعنی چاند کا شق ہونا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روشن معجزوں میں سے ایک معجزہ ہے۔

فوائد مخالفین کے امام و مقتدا ابن کثیر کی عبارت سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے۔

۱- شق القمر کا واقعہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ظاہر ہوا۔
۲- شق القمر صحیح سندوں کے ساتھ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔
۳- شق القمر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں واقع ہونے پر تمام علماء کا اجماع واتفاق ہے۔
۴- شق القمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن معجزوں میں سے ایک معجزہ ہے۔

سوال ۱:- امام قرطبی نے لکھا کہ شق القمر کا معجزہ اخبار آحاد سے ثابت ہے جب کہ مفسر ابن کثیر اپنی تفسیر میں اسے احادیث متواترہ سے ثابت مانتے رہیں تو دونوں کے خیالات میں تضاد و تناقص واقع ہوگیا۔

جواب ۱:- امام قرطبی کا ارشاد بجا ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ جن حدیثیں سے وہ اپنے طور پر اخبار آحاد کہتے ہیں مگر وہ احادیث اس حد تک کثرت کے ساتھ منقول ہوئی ہیں کہ معنوی لحاظ سے متواترہ ہی قرار پاتی ہیں۔ بہر صورت جب ان کا تواتر معنوی ثابت ہو گیا تو اس پر یقین وایمان رکھنا واجب وضروری اور اس کا انکار کرنا بے دینی وگمراہی ہوگی۔

شق القمر متواتر ہے

امام المحققین میر سید شریف جرجانی علیہ الرحمۃ متوفی ۸۱۶ھ شرح مواقف میں فرماتے ہیں۔

الکلام فی سائر المعجزات ای ما سوی القرآن وھی انواع الاول انشقاق القمر علی مادل علیہ قولہ تعالٰی اقتربت الساعۃ وانشق القمر وھذا متواتر قد رواہ جمع کثیر من الصحابۃ کابن مسعود وغیرہ قالوا قد انشق القمر شقین متباعدین بحیث کان الجبل بینھما وکان ذالک فی مقام التحدی فیکون معجزۃ

(شرح المواقف للجرجانی ج ۲ ص ۴۲۵)

باقی معجزات کی بحث یعنی قرآن کے سوا اور ان کی کئی ایک قسمیں ہیں پہلا قسم چاند کا شق ہونا ہے بنا براں کہ اس پر اللہ تعالٰی کا قول "اقتربت الساعۃ وانشق القمر" دلالت کرتا ہے اور یہ متواتر ہے اس کو ابن مسعود وغیرہ لیے بہت سے صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا اور سب نے کہا کہ چاند دو ٹکڑے ہوا جو ایک دوسرے سے اس حد تک دور ہو گئے کہ پہاڑ ان کے درمیان تھا اور کفار کے ساتھ مقابلہ کے مقام میں تھا لہذا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہوگا۔

فوائد و عقائد

سید میر شریف قدس سرہ اہلسنت کے مائیہ ناز محقق حنفی مسلم ہیں عقائد اور فنون پر آپکی متعدد تصانیف ہیں اور بعض تصانیف درس نظامی کے کورس میں شامل ہیں ان کی تصریح سے مندرجہ ذیل عقائد و فوائد حاصل ہوئے

۱- شق القمر قرآن سے ثابت ہے۔

۲- یہ تواتر سے ثابت ہے لہذا متواتر ہوا۔

۳- اسے صحابہ کرام کی ایک بہت بڑی جماعت نے روایت کیا۔

۴- شق القمر اس قدر واضح تھا کہ چاند کے دو ٹکڑے ایک دوسرے سے کافی دور دور ہو گئے تھے اور پہاڑ ان کے بیچ میں تھا ایک ٹکڑا پہاڑ کے ایکطرف اور دوسرا دوسری طرف ہو کر نظر آرہا تھا

۵- یہ کافروں کے ساتھ مقابلہ و چیلنج کے دوران ہوا۔

۶- یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔

جب یہ تواتر سے ثابت ہوا تو یقینی اور ایسا قطعی ہوا کہ اس کا منکر بے دینی اور گمراہی کا مرتکب ٹھہرتا ہے اس لیے ہم منکرین معجزہ شق القمر کو گمراہ سمجھتے ہیں بلکہ ان کی یہ حرکت یہودیانہ سازش کا گمان کرتے ہیں اس لیے یہودیوں نے جال بچھا رکھا ہے کہ مسلمانوں میں ہی سے ایسے لوگ ان کا آلہ کار بن کر کام کریں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز و اکرام کی کمی کا باعث ہوں۔ (معاذ اللہ)

شہادات صحابہ کرام از صحاح ستہ وغیرہا من الکتب المعتمدہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

انشق القمر علی عهد رسول | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

الله صلی الله علیه وسلم فقالت
قریش هذا سحر ابن ابی
کبشة سحرکم فاسئلوا
السفار فسألوهم فقالوا
نعم قد رأيناه فانزل
الله عزوجل. اقتربت الساعة
وانشق القمر الخ (تفسیر نیشاپوری بسند
الی ابن مسعود ۔ اسباب النزول ص ۲۶۸)

اقدس میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تو قریش
نے کہا یہ ابن ابی کبشہ (محمد صلی اللہ علیہ
وسلم) کا جادو ہے اس نے تم پر جادو
کر دیا تو تم مسافروں سے پوچھو۔ پس انہوں
نے ان سے پوچھا وہ بولے ہاں ہم نے
دیکھا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
فرمائی۔ قیامت قریب آگئی اور چاند
شق ہو گیا۔

ابو کبشہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک جدِ امجد کی کنیت ہے

فائدہ اس سے ظاہر ہے کہ انشقاق قمر (چاند کے دو ٹکڑے ہونے) کے بعد
یہ آیت نازل ہوئی اور "انشق" فعل ماضی ہے اور فعل ماضی کا کام یا واقعہ کے
ہو چکنے کو ظاہر کرتا ہے اور جو لوگ اس کا یہ مطلب لیتے ہیں کہ قیامت کے قریب
چاند شق ہوگا تو اس کا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزہ سے کوئی تعلق نہیں ہم
جس کی بات کر رہے ہیں وہ وہی شق قمر ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کی
صورت میں واقع ہو چکا، اس کے بعد بھی قریب قیام قیامت اگر وہ دوبارہ ہو
تو ہو، اس سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کی نفی نہیں ہوتی ہے جیسا کہ تفسیر روح
البیان میں ص ۲۹۳ ج ۹، امام اسمٰعیل حقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ۔

دلت صيغة الماضي على
تحقق الانشقاق في زمن
النبي صلى الله عليه وسلم

ماضی کا صیغہ دلالت کرتا ہے کہ چاند
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
دو ٹکڑے ہوا اور اس پر حضرت حذیفہ

ویدل علیہ قراءۃ حذیفۃ رضی اللہ عنہ وقد انشق القمر۔	رضی اللہ عنہ کی قراءت "وقد انشق القمر" دلالت کرتی ہے۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ کا ذکر بہ صیغہ ماضی ہوا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو چکا اور صحابی مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت میں "وقد انشق القمر" ہے یعنی اس میں لفظ "قد" ہے ماضی مطلق پر داخل ہو کر اس کو ماضی قریب کر دیتا ہے یعنی اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے زمانہ قریب میں یہ کام ہو چکا اور شق القمر واقع ہو گیا اور آیت میں مذکور "انشق القمر" صیغہ ماضی کو اگر زمانہ آئندہ پر محمول کیا جائے تو کہنا ہو گا کہ یہ "سینشق" کے معنی میں ہے اور یہ تاویل ظاہر قرآن اور احادیث صحیحہ متواترہ اور اجماع سلف و خلف کے بھی خلاف ہو گا بلکہ اس کے بعد جو فرمایا گیا "وان یروا آیۃ یعرضوا" اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے ہیں، بھی بے معنی ہو جائے گا کیونکہ قیامت کے قیام کے وقت جب آسمان پھٹے گا اور چاند بھی شق ہو گا اس وقت تو کسی کو بھی منہ پھیرنے اور اسے جادو کہنے کی جراءت نہ ہو گی پھر امام اسمٰعیل حقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس کی تائید حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے جو آپ نے اہل مدائن سے خطاب کے دوران فرمایا کہ بے شک چاند تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو چکا اور یہ حذیفہ وہ شخصیت ہیں جنہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا راز دار کہا جاتا ہے اور جو اس کا یہ مطلب لیتا ہے کہ قیامت کے قریب شق القمر ہو گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "اذا السماء انشقت" کہ جب آسمان پھٹ جائے گا اس قول کا کوئی اعتبار نہیں، اللہ تعالےٰ کا اس موقع پر بہ صیغہ ماضی ارشاد فرمانا اس کے واقع ہو چکنے پر دلالت کر رہا ہے علاوہ ازیں ہم کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے

چاند کا شق ہونا دوبارہ ہو ایک بار تو زمانۂ اقدس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں ہو چکا جو آپ کے معجزہ کی حیثیت بھی رکھتا ہے اور جس سے قریب قیامت کی طرف بھی ارشاد کرنا مقصود ہو اور دوسری بار قیامت کے دن ہو جب آسمان پھٹ جائے گا۔

قرآنی آیت کا قرینہ

اس آیت میں قطعی طور پر وہی شق القمر مراد ہے جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا اور آپ کے اشارہ سے ہوا اس سے وہ شق القمر نہیں جو قیام قیامت کے وقت آسمان کے پھٹ جانے کے ساتھ ہو گا کیونکہ اس کے بعد یہ جو فرمایا گیا ہے کہ "اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو چلا آتا ہے" بے معنی ہو جائے گا کیونکہ قیام قیامت کے وقت تو کوئی بھی ایسا نہیں کہہ سکے گا۔

اور یہ حقیقت ہے کہ اگر کوئی اور دلیل بھی نہ ہوتی تو شق القمر کا معجزۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے میں یہی آیت کافی دلیل ہے اس لیے کہ آیت میں ہے وان یروا آیۃ یعرضوا الخ کفار کوئی آیۃ (معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور اسے مستمر پہلے سے چلا آنے والا جادو قرار دیتے ہیں۔ مودودی نے خود اقرار کیا ہے کہ قرآنی اصطلاح میں آیۃ اور متکلمین کی اصطلاح میں معجزہ ہے دوسرا آیت میں صریح ہے کہ کفار نے اس انشقاق القمر کو جادو کہا ہے اس پر ہمارا سوال ہے کہ کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ دیکھ کر جادو کا الزام لگاتے اور آپ کو (معاذ اللہ) جادوگر بھی اس لیے کہتے ہیں کہ آپ سے خوارق عادات کا صدور ہوتا ورنہ کوئی واقعہ مودودی یا اس کا کوئی ہمنوا ثابت کر دے کہ قدرتی حادثہ کے وقت کفار نے حضور علیہ السلام کو جادو کا الزام لگایا ہو بلکہ ہم چیلنج کے طور پر کہتے ہیں کہ کفار بارہا حوادث میں مبتلا ہوئے قحط کی مصیبت میں گرفتار ہوئے۔ بارہا کسوف و خسوف پیش آیا کبھی نہیں کہا کہ ھذا سحر مستمر بلکہ سحر وغیرہ کا الزام تب لگایا جب کوئی

معجزہ حضور علیہ السلام سے دیکھا چنانچہ معجزات کے ابواب ہمارے دعوی کی دلیل ہیں اسی لیے ثابت ہوا کہ آیت ہی ثابت کرتی ہے کہ انشقاق القمر اچانک کا حادثہ نہ تھا بلکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ تھا جس پر کفار کو کہنا پڑا ھذا سحر مستمر

زرقانی شرح مواہب اللدنیہ میں ہے صفحہ ج ۵ - فان ذالک ظاھر فی ان المراد بقولہ انشق وقوع انشقاق لان الکفار لا یقولون ذالک سحر مستمر فیما ظھر علی ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الآیات الخ اس لیے کہ یہ ظاہر اس میں ہے کہ انشق سے وقوع انشقاق مراد ہے کیونکہ کفار سحر مستمر قیامت میں تو نہیں کہیں گے ان معجزات کے بارے میں جو حضور علیہ السلام سے ظاہر ہوتے ہیں۔

۲ - عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چاند دو ٹکڑے ہوا ہیں نے اسے دو حصوں میں دیکھا۔ امام ابو نعیم کا عنوان " لما افتتح المشرکون الخ کے تحت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو لانا اس بات کا اظہار ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی اس حدیث کا تعلق مشرکین مکہ کے سوال وطلب سے ہے۔

گویا حضرت عبداللہ بن مسعود یہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نشانی مشرکین کے سوال کرنے پر دکھائی لہذا ثابت ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اسے محض قیامت کی نشانی اور ایک اتفاقی حادثہ قرار نہیں دے رہے بلکہ وہ اسے کفار کی طلب سے متعلق کر کے اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ٹھہراتے ہیں جیسا کہ ہم ابن جریر طبری و ترمذی و اسباب النزول امام واحدی کے حوالہ سے عبداللہ بن مسعود کی حدیث صریح کے حوالہ کے ساتھ بیان کر چکے ہیں۔

۳ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جسے امام ابو نعیم اپنی دو سند دل

کے ساتھ دلائل النبوۃ میں لاتے ہیں ان کی ایک سند یہ ہے احمد بن اسحاق تا امام شعبہ رضی اللہ عنہ۔ اور دوسری سند یہ ہے ابو محمد بن حیان تا امام شعبہ رضی اللہ عنہ اور شعبہ اعمش سے وہ مجاہد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

لما افتتح (اقترح) المشرکون ان یریھم ایۃ) انشق القمر الخ (دلائل النبوۃ ص ۲۳۴)

جب مشرکین نے رسول اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ ان کو کوئی نشانی دکھائیں تو آپ کا معجزہ ظاہر ہوا چاند شق ہو گیا۔

لطیفہ مودودی نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے بھی ایسی کوئی روایت نہیں جس سے ثابت ہو کہ کفار کے سوال پر چاند شق ہوا ہو لیکن ہم نے دلائل النبوۃ سے حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت بھی نقل کر کے دکھا دی جو اس حقیقت کو روزِ روشن کی طرح واضح کر رہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معجزہ کفار کے مطالبہ پر دکھایا۔

فائدہ مودودی کی یہ عام عادت ہے اپنے مطالعے کے بھروسہ پر بہت سی راویوں کی روایات کی نفی کر دیتا ہے اور اس کا یہ حربہ عام ہے کہ مسئلہ کی قوت کو کمزور کرنے کے لیے ایک دو راویوں کی روایت کو مان کر پھر کسی وجہ سے انہیں بھی ٹھکرا دیتا ہے اگرچہ وہ روایت متعدد راویوں سے مروی ہو۔ عہ

۴۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے "اقتربت الساعۃ وانشق القمر" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ مشرکین اکٹھے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں ولید بن مغیرہ، ابو جہل بن ہشام، عاص بن وائل، عاص بن ہشام

عہ جیسا کہ داڑھی کے مسئلہ میں کیا تفصیل فقیر کے رسالہ "اسلامی داڑھی" میں پڑھئے۔ اویسی غفرلہ

اسود بن مطلب بن اسد بن عبد العزی ، اسود بن عبد یغوث ، زمعہ بن اسود ، نضر بن حارث اور ان جیسے بہت بڑے سرداران قریش تھے سب نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو ہمیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھا دیں جس کا ایک نصف حصہ ابو قبیس پہاڑ پر اور دوسرا نصف حصہ قعیقعان پہاڑ پر ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " ان فعلتُ تؤمنوا " اگر میں یہ کر دوں تو کیا تم ایمان لاؤ گے ؟ " قالوا نعم " بولے ہاں " اور یہ چاند کی چودھویں رات تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ جو کفار نے آپ سے طلب کیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اس پر چاند دو ٹکڑے ہو گیا جس کا ایک ٹکڑا جبل ابی قبیس پر اور دوسرا ٹکڑا جبل قعیقعان پر نظر آ رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکار پکار کر فرما رہے تھے اے ابو سلمہ ابن عبد الاسد اور اے ارقم بن ابی الارقم گواہ ہو جاؤ ۔ (دلائل النبوۃ ص ۲۳۴ - ۲۳۵)

علماء یہود کا سوال

امام ابو نعیم دلائل النبوۃ میں اپنی سند کے ساتھ لائے اس میں ہے کہ یہود کے علماء بھی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمیں آپ کوئی نشانی دکھائیں تاکہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان کو نشانی دکھلائے تو اس نے ان کو چاند دکھا دیا بے شک وہ پھٹ گیا اور دو ٹکڑے ہو گیا ان میں سے ایک حصہ صفا پر اور دوسرا مروہ پر ہو گیا اور اس قدر دیر تک ایسے رہا جس قدر عصر سے غروب تک کے درمیان کا وقفہ ہے وہ ان دونوں حصوں کو دیکھتے رہے پھر چاند غائب ہو گیا تو وہ بولے جادو ہے جو چلا آتا ہے ۔

چاند دوبارہ شق ہوا

مودودی اور اس کے ہمنوا ایک دفعہ کا رونا رو رہے ہیں لیکن الحمد للہ کتب سیر میں

دوبارہ شق القمر ہوا۔ چنانچہ بعض روایات میں ہے کہ چاند
دوبارہ شق ہوا، اگر تمام روایات کو جمع کیا جائے تو اس مؤقف کی تائید ہوتی ہے کہ چاند
دوبار ہی شق ہوا اگرچہ مشہور ایک بار ہی ہے ابھی حدیث میں گزرا ہے کہ مشرکین
نے سوال کیا اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا جس کا ایک ٹکڑا جبل قیقعان پر اور دوسرا جبل
ابی قبیس پر تھا جسے سب نے دیکھا اور حدیث میں گزرا ہے کہ علماء یہود نے سوال
کیا تو چاند شق ہوا جس کا ایک حصہ جبل صفا پر اور دوسرا حصہ جبل مروہ پر نظر آیا۔ ۱۲
نیز امام بیہقی متوفی ۴۵۸ھ اپنی کتاب "دلائل النبوۃ" اور امام حاکم نے مستدرک شریف
میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں
انہوں نے فرمایا۔ رَأَيْتُ الْقَمَرَ مُنْشَقًّا شِقَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ
بِمَكَّةَ الخ

(دلائل النبوۃ للامام البیہقی ج ۲ ص ۲۶۵ و مستدرک ج ۲ ص ۴۷۱)

یعنی میں نے مکہ میں چاند کو دوبارہ دو ٹکڑوں میں پھٹا ہوا دیکھا۔ اس کے بعد مکمل
حدیث ہے کہ مشرکوں نے کہا کہ محمد کا چاند پر بھی جادو ہو گیا ہے اس حدیث سے
بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ معجزہ دوبارہ دکھایا گیا ایک بار قریش مکہ کو اور دوسری
بار علمائے یہود کو اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث شرط صحیحین پر صحیح ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی شان کو دیکھا جائے تو کسی تاویل و توجیہہ کے ذریعے اسے ایک ہی بار قرار دیئے
بغیر دوبار تسلیم کرنے سے ایمان کو مزید جلا نصیب ہوتی ہے۔

۶۔ امام ابو نعیم دلائل نبوت میں اپنی سند سے لائے ہیں حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چاند عہد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں شق ہوا تو
قریش نے کہا یہ ابن ابی کبشہ کا جادو ہے اس نے تم پر جادو کر دیا ہے تو بعض نے کہا کہ
اس کو دیکھو جو مسافر تمہارے پاس خبر لائیں کیونکہ محمد سب لوگوں پر جادو نہیں کر سکتے کتنے

ہیں کہ مسافر آئے تو کہنے لگے اسی طرح ہے'' (دلائل النبوۃ صہ ۲۳۵)

فائدہ یہ حدیث بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس سے ثابت ہو رہا ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کر کے یہ معجزہ دیکھا جسے جادو کہہ کر ایمان نہ لائے جب کہ مودودی صاحب اپنی کوتاہ نظری سے کہہ گئے کہ حضرت ابن مسعود کی کوئی روایت ان کی نظر کج سے نہیں گزری۔

۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے جسے امام ابونعیم نے اپنی سند سے روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں۔

انشق القمر و نحن بمکة فقالت قریش سحرکم ابن ابی کبشة فانظروا الی السفار یاتونکم فان اخبروکم انهم راوه مثل ما رایتم فقد صدق قال فما قدم احد من وجه من الوجوه الا اخبروهم بانهم راوه۔

(دلائل النبوۃ صہ ۲۳۶)

چاند شق ہو گیا اور ہم مکہ میں تھے تو قریش نے کہا کہ ابن ابی کبشہ (محمد) نے تم پر جادو کر دیا، پس تم مسافروں کو دیکھو وہ تمہارے پاس آتے ہیں پس اگر وہ تمہیں خبر دیں کہ انہوں نے بھی ایسے دیکھا جیسے تم نے دیکھا تو محمد سچے ہیں، ابن مسعود فرماتے ہیں کہ مکہ میں سارے راستوں سے جو مسافر بھی آئے سب نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے اسے دیکھا

فائدہ اس روایت میں فقد صدق'' کے الفاظ پر غور فرمائیں، یعنی انہوں نے سچ کہا کہ وہ اللہ کے نبی ہیں یعنی اگر مسافر بھی تصدیق کر دیں تو واقعی چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور وہ اپنے دعویٰ نبوت میں سچے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ قریش نے آپ سے نبوت کی سچائی کے لیے معجزہ طلب کیا تھا جو آپ نے دکھا دیا لیکن

۸۔ حضرت امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ دلائل النبوۃ میں روایت فرماتے ہیں کہ:

رواہ عمر (لعلہ عمرو) بن ابی قیس (الرازی) عن مغیرۃ مثلہٗ (دلائل النبوۃ ص ۲۳۶)

اس حدیث کو عمر بن ابی قیس نے بھی اس طرح مغیرہ سے روایت کیا۔

دلائل النبوۃ میں عمر بن ابی قیس ہے مگر مصحح نے حاشیہ میں تصحیح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شاید یہ عمرو بن ابی قیس رازی ہیں۔ جنہوں نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی طرح حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور یہ ایک اور صحابی کے نام کا اضافہ ہے یعنی حضرت ابن مسعود، حضرت عبداللہ بن عمر کے علاوہ حضرت مغیرہ نے بھی اس کو روایت کیا جس میں ہے کہ یہ معجزہ کفار کے سوال کرنے پر دکھایا گیا۔

تعارف عمرو بن ابی قیس

یہ عمرو بن ابی قیس عظیم الشان محدث ہیں جو امام ابو اسحٰق سبیعی و منصور بن معتمر و منہال بن عمرو، و ایوب سختیانی و ابراہیم بن مہاجر و سماک بن حرب و حجاج بن ارطاۃ و زبیر بن عدی و ابوفروہ بن سالم و مطرف بن طریف و محمد بن منکدر و شعیب بن خالد اور عاصم ابن ابی النجود وغیرہم جیسے ائمہ حدیث کے شاگرد ہیں، امام ابن حبان اور امام ابن شاہین نے ان کو ثقہ راویوں میں شمار کیا اور امام ابوبکر بزار نے اپنی سنن میں فرمایا کہ یہ مستقیم الحدیث ہیں۔ (تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۹۴)

یہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ شق القمر کا واقعہ مکہ میں ہوا آگے پوری حدیث اس طرح روایت فرمائی جس طرح حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث گزری۔

الحمدللہ! ہم نے جناب مودودی کے اس دعویٰ کو دلائل کی روشنی میں غلط ثابت کر دیا کہ امام ابونعیم نے اسی مضمون کی صرف ایک روایت ابن عباس سے نقل کی جو سند کے حساب سے ضعیف ہے قارئین نے ملاحظہ فرما لیا کہ ایک حدیث نہیں بلکہ یہ سات حدیثیں ہیں، اور اس مضمون کی دیگر کتب میں بے شمار حدیثیں ہیں اس کے باوجود مودودی صاحب کا یہ کہنا بہت بڑی کذب بیانی علمی بد دیانتی اور حق سے صریح انحراف ہے۔

روایت ابن مسعود کی توثیق

امام ابونعیم و ابن جریر طبری کے علاوہ امام بیہقی و امام ابوداؤد طیالسی متوفی ۲۰۴ھ بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت لاتے ہیں جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند شق ہوا اور قریش نے کہا کہ یہ ابن ابی کبشہ کا جادو ہے تم اس کا انتظار کرو جو تمہارے پاس مسافر خبر لائیں، کیونکہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سب لوگوں پر جادو نہیں کر سکتے

فرماتے ہیں کہ مسافر آئے اور انہوں نے کہا کہ یہ درست ہے۔

(مسند ابو داؤد طیالسی ج ۱ ص ۳۸)

اور دلائل النبوۃ بیہقی میں اس قدر الفاظ زائد ہیں کہ قریش نے کہا کہ مسافروں سے پوچھیں۔

فان کانوا رأوا ما رأیتم فقد صدق فان کانوا لم یروا ما رأیتم فھو سحر سحرکم به قال فسئل السفار قال وقدموا من کل

پس اگر انہوں نے وہ دیکھا ہے جو تم نے دیکھا تو محمد سچے ہیں اور اگر انہوں نے وہ نہ دیکھا جو تم نے دیکھا تو وہ جادو ہے جو اس نے تم پر کر دیا کہتے ہیں کہ مسافروں سے پوچھا گیا کہتے ہیں کہ ہر طرف سے

وجہٍ فقالوا رائینا۔ (دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۲۶۶)

مسافر آئے تو انہوں نے بتایا کہ ہم نے بھی چاند کو دو ٹکڑوں میں دیکھا۔

فائدہ اس سے بھی ثابت ہو رہا ہے کہ کفار کے ساتھ چیلنج والا معاملہ تھا اور انہوں نے یہ شرط کی تھی کہ اگر حضور ان کو یہ معجزہ دکھا دیں تو وہ آپ پر ایمان لے آئیں گے لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معجزہ دکھا دیا تو وہ اسے جادو بتانے لگے اور مسافروں نے بھی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی گواہی دے دی اور امام حاکم نے بھی اس کو روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

(المستدرک للحاکم ج ۲ ص ۴۷۱)

ازالۂ وہم یہ جو بعض تفاسیر وغیرہ میں اقتربت الساعۃ وانشق القمر" کے تحت اس کا یہ مفہوم بیان کیا جاتا ہے کہ جیسے تم نے چاند کو دو ٹکڑوں میں شق ہوا دیکھا پس اس سے یقین کر لو کہ میں نے جو تمہیں قیامت کے قریب ہونے کی خبر دی ہے وہ حق ہے بلاشبہ درست ہے اس سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ شق القمر تو قریب قیامت کی نشانی کے طور پر واقع ہوا تھا نہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کے طور پر کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر معجزہ آپ کی نبوت کی صداقت کی دلیل ہے اور آپ کی نبوت چونکہ آخری نبوت ہے لہذا آپ کا ہر معجزہ قیامت تک کے لیے آخری معجزہ ہونے کی وجہ سے قیامت کے حق ہونے کی نشانی بھی ہے۔

نیز امام بیہقی نے دلائل میں حضرت جبیر بن مطعم سے بھی روایت فرمائی جس میں وہی الفاظ ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت کے ہیں۔

(دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۲۶۸)

۹۔ امام ترمذی اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

قال انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی صار فرقتین علی ہذا الجبل فقالوا سحرنا محمد فقال بعضہم لئن کان سحرنا فما یستطیع ان یسحر الناس کلہم۔

(صحیح الترمذی ج ۲ ص ۱۶۱)

انہوں نے فرمایا کہ چاند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں شق ہو گیا یہاں کہ اس پہاڑ کے اوپر دو حصے ہو گیا بس کفار نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر جادو کر دیا ان میں سے بعض نے کہا کہ اگر انہوں نے ہم پر جادو کر دیا ہے تو وہ سب لوگوں پر جادو نہیں کر سکتے۔ (لہٰذا دوسرے لوگوں سے پوچھنا چاہیے)

۱۰- طبری اور ان کے شاگرد رشید امام واحدی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

عن مسروق عن عبد اللہ قال انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت قریش ہذا سحر ابن ابی کبشۃ سحرکم فسئلوا السفار فسألوہم فقالوا نعم قد رأینا فانزل اللہ تبارک وتعالی اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ (تفسیر ابن جریر ج ۲۷ ص ۵۰-۵۱

(واسباب النزول ص ۳۶۸)

حضرت مسروق حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں چاند شق ہوا قریش نے کہا کہ یہ ابن ابی کبشہ کا جادو ہے اس نے تم پر جادو کر دیا پس تم مسافروں سے پوچھو پس انہوں نے ان سے پوچھا تو مسافروں نے کہا ہاں بیشک ہم نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی قیامت قریب آگئی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔

مسروق حضرت عبداللہ بن رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید ہیں اور ان سے روایت فرماتے ہیں۔ (تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۱۱۱)

روایات صحاح ستہ

عوام کا خیال ہے کہ جو روایت صحاح ستہ میں ہو وہ یقیناً صحیح ہے اس لیے ہم چند روایات صحاح سے عرض کرتے ہیں۔

بخاری شریف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ چاند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا پہاڑ کے نیچے تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند شق ہوا۔

۲- امام بخاری یہاں ایک اور حدیث ابن عباس سے لاتے ہیں اس میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں چاند شق ہوا۔

۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث لاتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں کہ

سَأَلَ اهلُ مکّۃ ان یریھُم آیۃً فاراھُم انشقاق القمرِ۔ (صحیح البخاری ج ۲ ص ۷۲۲)

اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ ان کو کوئی نشانی دکھائیں تو آپ نے انہیں چاند کا پھٹ جانا دکھا دیا۔

شرح البخاری

بخاری کو شارحین نے سمجھا نہ کہ وہ جنہیں بخار آتا ہے اور شراح میں نمبر اوّل علامہ عینی کا ہے۔ یہی امام بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔

انشقاق القمر فی زمن النبیّ صلی اللہ علیہ وسلّم معجزۃ

چاند کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شق ہونا آپ کا معجزہ کے طور پر ہوا

لہ، وھی من امہات معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآیاتہ النیرۃ التی اختصت بہ اذ کانت معجزات سائر الانبیاء لم یتجاوز عن الارضیات الی السماویات وقد نطق القرآن بہ قال اللہ تعالیٰ "اقتربت الساعۃ وانشق القمر"

عمدۃ القاری شرح البخاری ج ۷، ص ۱)

اور یہ آپ کا معجزہ کے طور پر ہوا اور یہ آپ کے عظیم الشان معجزات میں سے ہے اور آپ کی ان روشن نشانیوں میں سے ہیں جو آپ کے ساتھ مخصوص کی گئیں کیونکہ باقی پیغمبروں کے معجزات زمین سے تجاوز نہ کر سکے (لیکن حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ زمین سے آسمان کی طرف تجاوز کر گیا اور قرآن یہی کہتا ہے: قیامت قریب آگئی اور چاند شق ہو گیا۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی صحیح کی پہلی جلد میں اس موضوع کو وہ باب سوال المشرکین ان یریھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ فاراھم انشقاق القمر" کے عنوان سے شروع کیا ہے یعنی مشرکین نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ آپ انہیں کوئی نشانی دکھائیں تو آپ نے انہیں چاند کا شق ہونا دکھایا۔ اس عنوان کے تحت حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت لائے ہیں کہ چاند حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہوا تو آپ نے فرمایا گواہ رہو۔ (صحیح البخاری مصر ج ۱ ص ۵۱۳)

امام بخاری علیہ الرحمۃ کا حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث کو اس عنوان بالا مذکورہ کے تحت لانا اس حقیقت کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود جس انشقاق قمر یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا ذکر فرما رہے ہیں وہ مشرکین کے سوال کے جواب میں ہوا اس سے بھی مودودی صاحب ایسے کج فہم لوگوں کی کج فہمی کا رد ہو رہا ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت

عبداللہ بن مسعود کی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ یہ معجزہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے سوال کے جواب میں یہ معجزہ دکھایا نیز مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ حضرت ابن عباس اس واقعہ کے معاصر نہیں ہیں اس کا جواب ابن حجر عسقلانی فتح الباری دیتے ہیں۔ "وھو وان کان لم یدرک القصۃ لکن فی بعض طرقہ ما یشعر بانہ حمل الحدیث عن ابن مسعود۔"

یعنی ابن عباس نے اگرچہ واقعہ شق قمر کو بہ ذات خود نہ پایا لیکن ان کی حدیث کی بعض سند میں وہ چیز (علامت و دلیل) موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے حدیث کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۷، ص ۱۴۴)

امام مسلم بھی اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی تین اور حضرت عبداللہ بن عمر کی ایک اور ایک حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث لائے ہیں۔ کہ مکہ والوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ انہیں کوئی نشانی دکھائیں تو آپ نے انہیں چاند کا دو بارہ پھٹ جانا دکھایا چاند کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے اور ایک آگے ہو گیا (اور پہاڑ دونوں ٹکڑوں کے درمیان تھا۔

شرح صحیح مسلم میں ہے کہ

انشقاق القمر من امھات معجزات نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وقد رواھا عدۃ من الصحابۃ رضی اللہ عنھم مع ظاھر الآیۃ الکریمہ و

چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے معجزات میں سے ہے اور اسے متعدد صحابہ نے روایت کیا آیت کریمہ کے ظاہر اور اس کے سیاق کے باوجود اور امام زجاج فرماتے ہیں کہ بعض

سیاقہا قال الزجاج وقد انکرہا بعض المبتدعۃ المضاھین لمخالفی الملۃ وذلک لما اعمی اللہ قلبہ ولا انکار للعقل فیہا لان القمر مخلوق اللہ تعالیٰ یفعل فیہ ما یشاء کما یفنیہ ویکورہ فی آخر امرہ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۷۲)

مگراہوں ملت کے مخالفین ایسے لوگ اس کے منکر ہوئے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ان کے دل کو اندھا کردیا اور اس میں عقل کے لیے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ چاند اللہ کی مخلوق ہے اور وہ اس میں جو چاہے کرے جیسا کہ وہ اسے فناہ اور بے نور کرکے لپیٹ دے گا اس کے آخر امر ہے۔

یعنی اللہ تعالےٰ نظامِ شمس و قمر کے اختتام پر ان کو بے نور کرکے لپیٹ دے گا وہ اس پر قادر ہے کہ اسے دو ٹکڑے کردے کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے بعض بے دینوں نے کہا کہ اگر چاند دو ٹکڑے ہوا ہوتا تو اس کی نقل تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچی ہوتی اور روئے زمین کے سب لوگ اسے جانتے پہچانتے اور ان کو اس کا علم ہوتا اسے خاص مکہ والے ہی نہ دیکھتے سب دیکھتے اس کا جواب یہ ہے کہ اہل اسلام کے صحیح العقیدہ لوگ اس پر متفق ہیں کہ چاند شق ہوا اور یہ کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے اور اس پر سب۔ کا اتفاق و اجماع چلا آرہا ہے روئے زمین کے سب لوگ کو اس کا علم ہونا ضروری نہیں کیونکہ یہ واقعہ رات کو ہوا اور اکثر لوگ سو رہے تھے اور بے خبر تھے اور دروازے بھی بند تھے اور لوگوں نے اپنے اوپر کپڑے اوڑھے ہوئے تھے آسمان کی طرف دیکھنے والے کم تھے، شاذ و نادر لوگ تھے جو آسمان کو دیکھ رہے تھے اور یہ بات مشاہدہ و عادت میں آچکی ہے کہ چاند گرہن وغیرہ ایسے آسمانی تغیرات رات کو ہوتے رہیں لیکن تھوڑے لوگ اسے دیکھتے اور بیان کرتے ہیں دوسروں کو علم بھی نہیں ہوتا اور یہ چاند کا شق ہونا رات کو واقع ہوا اور ایسے

لوگوں نے ہی اسے خصوصیت سے دیکھا جنہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا سوال کیا دوسرے لوگ اس کی طرف متوجہ ہی نہ تھے اور چاند آسمان و زمین کی فضا کے درمیان بعض ملکوں میں دیکھا جاتا ہے اور بعض میں نہیں جیسے کسوف (چاند گرہن) کا کسی کو علم ہوتا ہے اور کسی کو نہیں۔ لہذا اس کے انکار کی یہ وجہ کوئی منقول نہیں۔

ترمذی

امام ترمذی نے اپنی صحیح میں، اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود کے علاوہ حضرت انس والی حدیث بھی روایت کرتے ہیں اس میں بھی یہی ہے کہ اہل مکہ کے سوال پر آپ نے یہ معجزہ شق القمر دکھایا اس کے بعد امام ترمذی فرماتے ہیں "ھذا حدیث حسن صحیح" کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے امام ترمذی اس کو حدیث صحیح قرار دے رہے ہیں مگر مودودی صاحب اس میں شک کا شکار نہیں بلکہ اس کے انکار کا طوق گلے میں ڈالے ہوئے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور علماء امت کا فیصلہ ہے کہ حدیث صحیح بلکہ ایسی صحیح کہ حدیث شہرت و تواتر کو پہنچ رہی ہو، کا انکار گمراہی اور بے دینی ہے پھر امام ترمذی جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی روایت فرماتے ہیں۔ (صحیح ترمذی ج ۲ ص ۱۶۲)

پھر اسی ترمذی میں انشقاق قمر کا باب منعقد فرما کر اس میں حضرت عبداللہ بن عمر و ابن مسعود و انس اور جبیر بن مطعم کی حدیثیں روایت کرتے ہیں اور ہم امام ابن حجر عسقلانی کے حوالہ سے عرض کر چکے اور ابن کثیر کا قول بھی نقل کر چکے ہیں۔ کہ حضرت انس اور حضرت ابن عباس نے دوسرے صحابہ سے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا اور ابن عباس کے حضرت ابن مسعود مودودی صاحب کے شبہ کا جواب سے حدیث مذکور کے سننے کی دلیل صاحب فتح الباری نے ذکر کی ہے نیز ان کے بارے میں حافظ ابن کثیر نے لکھا کہ

فھذہ طرق متعددۃ قویۃ	یہ متعدد طریقوں سے مروی قوی الاسناد

الاسانید تفید القطع لمن تأملها وعرف عدالة رجالها (البدایة والنهایة ج ۳ ص ۱۲۲)

احادیث میں اس شخص کو یقین و قطعیت کا فائدہ دیتی ہیں جو ان میں غور کرے اور ان کے راویوں کی عدالت سے واقف ہو۔

چاند اشارے سے ہو چاک

مودودی و دیگر بد مذاہب کا مقتدر بھی الاشارہ لکھتا ہے کہ کان ذالک وقت اشارۃ الکریمہ۔ (البدایہ ص ۱۱۸ ج ۳)

یہ چاند اس وقت دو ٹکڑے ہو گیا جب حضور علیہ السلام نے اس کی طرف اشارہ فرمایا۔

یہی ابن کثیر چند صفحات کے بعد اسی البنایہ والنہایہ ص ۱۲۲ ج ۳ میں لکھتا ہے کہ انہ حین اشار الیہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الشق عن اشارۃ فصار فرقتین بے شک جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (چاند) کی طرف اشارہ فرمایا تو وہ آپ کے اشارہ سے پھٹ گیا۔

مودودی کے توہمات کے جوابات

مودودی کی تحریر ماہنامہ ترجمان القرآن میں پھر تفسیر تفہیم القرآن پ ۲۷ سورۃ القمر میں پھر وہی بلفظہ تین تصانیف میں ہیں ممکن ہے اور تصانیف میں بھی ہوں مجھے ان تینوں میں یہی ایک جیسی تحریر ملی ہے۔

سوال نمبر ۱:۔ سوال قائم کر کے یہ ایک معجزہ تھا یا ایک حادثہ تھا (سیرت النبی ص ۴۰۲ ج ۱) لایعنی گفتگو کے بعد خود نتیجہ نکالا کہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قرآن مجید اس واقعہ کو رسالت محمدی کو نہیں بلکہ قرب قیامت کی نشانی کے طور پر پیش کر رہا ہے (ص ۴۰۵) و تفہیم ص ۲۳۰ ج ۵)

انتباہ مودودی کی یہی عبارت انکار معجزہ شق القمر میں صریح ہے اسی عبارت کو پڑھ کر ناظرین فیصلہ فرمائیں کہ وہ معجزہ شق القمر کا منکر ہے یا نہ یقیناً منکر ہے تو پھر اس کی گمراہی میں شک کرے اسے خود سمجھئے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ مودودی کی چالاکی دیکھئے کہ شق القمر مانا لیکن یہ تسلیم نہیں کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہو بلکہ یہ قیامت کی ایک علامت ہے جیسے دجال کا آنا۔ مہدی و عیسیٰ علی نبینا و علیہما السلام کا تشریف لا کر اسے قتل کرنا وغیرہ جیسے یہ صرف قیامت کی نشانیاں ہیں انہیں معجزہ سے کوئی تعلق نہیں ایسے شق القمر ایک علامت قیامت ہے اسے معجزہ نہ کہا جائے۔

جواب عبارت مودودی خود اپنا جواب خود ہے اس لیے کہ چودہ سو سال سے تمام مسلمان اسے معجزہ مانتے چلے آئے اور ہر اسلامی فرقہ کے سربراہ بالخصوص اہلسنت کے مشائخ و اولیاء و علماء سب کے سب معجزہ لکھتے چلے آئے صدی چودھویں کی بدنصیبی کہ مودودی اس میں پیدا ہو کر دشمنان اسلام کی زبان بن کر ایسے عالیشان معجزہ کا صاف انکار کر دیا۔ تفصیل مذکور ہو چکی چند مزید تصریحات بھی آگے چل کر عرض کر دوں گا۔

سوال مودودی نے لکھا ہے کہ شق القمر کفار کے سوال پر نہیں ہوا بلکہ ویسے ہی اچانک ہو گیا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھ کر کافروں اور مسلمانوں کو فرمایا لو دیکھو یہ ہے کرشمۂ قدرت چنانچہ لکھا کہ یہ قصہ جتنے طریقوں سے منقول ہے اس میں سے کسی میں بھی حضرت انس کی حدیث کے سوا یہ مضمون میری نگاہ سے نہیں گزرا کہ شق القمر کا واقعہ مشرکین کے مطالبہ پر ہوا تھا۔

(سیرت ص ۲۰۶ ج ۱) از مودودی

تبصرہ اویسی غفرلہ مودودی نے سوال کفار اس لئے کہا کہ سوال کفار کے جواب میں جو غریب امر صادر ہوتا ہے وہ معجزہ ہوتا ہے چالاکی

کر کے معجزہ کے انکار صریح کے بعد اس کے اصل موجب کا ہی انکار کر دیا مودودی کے اس غلط تصور کے رد کی ضرورت نہیں کیونکہ اس سے پہلے دلائل پیش کئے ہیں وہ سب کے سب مودودی کے اس خیال باطل اور اس گمراہ کن نظریہ کی تردید کے لیے کافی ہیں۔

صحابہ کرام پر رکیک حملہ

مودودی کا کہنا کہ شق القمر کا کفار کے سوال کے نتیجہ میں معجزہ کے طور پر ظاہر ہونا حضرت ابن عباس اور حضرت انس کے سوا کسی اور صحابی سے جو وہاں موجود تھے ثابت نہیں اور یہ دونوں حضرات اس وقت وہاں نہ تھے۔

جوابات

(۱) یہ مودودی کا بہت بڑا جھوٹ ہے کہ یہ روایت صرف دو صحابیوں کے سوا کسی سے مروی نہیں ائمہ حدیث و تفسیر اور مصنفین کتب سیر سب نے متفق ہو کر لکھا کہ انشقاق القمر کی روایت جماعت کثیرہ صحابہ و تابعین سے مروی ہے چند تصریحات ملاحظہ ہوں۔

(۱) حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ مدارج النبوۃ ص ۲۲۸ ج ۱ میں لکھتے ہیں کہ ابن عبدالبر جو اکابر علماء حدیث سے ہیں فرماتے ہیں کہ چاند کے ٹکڑے ہونے والی حدیث کو صحابہ کرام کی جماعت کثیرہ نے اور اسی طرح تابعین کی جماعت کثیرہ روایت کرتی ہے اور ان سے ایک جم غفیر نے اسی طرح ہم تک یہ روایت پہنچی اور آیہ کریمہ نے اس کی تائید فرمائی۔ انتہی

اسی طرح متقدمین و متاخرین کی حدیث کی کتابیں بکثرت طرق اور متعدد اسانید سے مملو اور بھری ہوئی ہیں مواہب لدنیہ میں منقول ہے کہ علامہ ابن سبکی رحمہ اللہ مختصر ابن حاجب کی شرح میں فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ انشقاق قمر یعنی چاند کے ٹکڑے ہونا متواتر ہے اور قرآن میں منصوص علیہ ہے اور صحیحین وغیرہما میں بطرق کثیرہ صحیحہ مروی ہے جس کے تواتر اور اس کی صحت میں شک نہیں کیا جا

سکتا البتہ اس معجزہ کا بعض بتدعہ نے^ع انکار کیا ہے یہ بلت کے ان مخالفوں کی راہ کی موافقت میں ہے جو کہتے ہیں کہ اجرام علویہ خرق والتیام کو قبول نہیں کرتے اور بلت کے متبعین کے علماء اس بارے میں فرماتے ہیں کہ اس میں عقلاً کوئی استحالہ نہیں ہے اس لیے کہ چاند و سورج خدا کی مخلوق ہیں وہ جو چاہے اس میں کرتا ہے جیسا کہ نصوص میں احوال قیامت کے ضمن میں مذکور ہے اس سے پہلے شاہ صاحب قدس سرہ نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کر کے لکھا کہ اس روایت کو صحابہ کرام کی جماعت کثیرہ نے نقل فرمایا ہے۔

۲۔ مودودی کے امام و مقتدا ابن کثیر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارہ میں لکھا کہ

وھذا من مرسلات الصحابۃ والظاھر انہ تلقاہ من الجم الغفیر من الصحابۃ او عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم او عن الجمیع (البدایۃ والنھایۃ ج ۳ ص ۱۱۹)

کہ انس کی شق القمر روایت مرسلات صحابہ میں سے ہے اور ظاہر ہے کہ انہوں نے صحابہ کی بڑی جماعت سے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا سب سے سن کر روایت کی۔

۳۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ نے تفسیر کبیر ص ۲۸ ج ۲۹ میں لکھا کہ رواہ جمیع من الصحابۃ اسے صحابہ کی بہت بڑی جماعت نے روایت کیا

۴۔ امام زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ شرح مواہب ص ۱۰۸ ج ۵ میں لکھا کہ

راوی ھذا الحدیث ای حدیث انشقاق القمر جماعۃ کثیرۃ من الصحابۃ وروی ذالک عنھم امثالھم من التابعین ثم نقلہ عنھم الجم الغفیر الی انتھی الینا۔

ع ان بدعتیوں میں مودودی بھی شامل ہو گیا اور اس کے ہمنوا بھی

یہ حدیث یعنی شق القمر کو صحابہ کی بہت بڑی جماعت نے روایت کیا ہے ان سے ان جیسے تابعین کثیر التعداد نے روایات کی ایسے ہی ہمارے ہاں ایک جم غفیر (جماعت کثیر) کے ذریعے منقول ہو کر پہنچی۔

صحابہ وقت پہ موجود نہ تھے

اس سے مودودی کا مطلب یہ ہے کہ پہلے تو روایت انشقاق القمر بطور معجزہ ثابت نہیں اگر ثابت ہے صرف ان دو صحابیوں سے وہ بھی موقعہ پر موجود نہ تھے تو ان کی روایت کا کیا اعتبار) معاذ اللہ۔ گویا انہوں نے از خود بیٹھ کر بیان کر دیا صحابہ کی اس سے بڑھ کر حملہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ عادل ہیں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ صحبت نے ان کو اس قدر پاکیزہ کر دیا تھا کہ جھوٹ اور کذب بیانی سے پاک تھے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بارے میں گواہی دے رہے ہیں کہ اصحابی کُلُّھُمْ عدول" کہ میرے تمام صحابہ عادل ہیں سچے ہیں اور مشکوٰۃ میں ہے فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ (مشکوٰۃ ص ۵۵۴) کہ وہ تم سب سے بہتر ہیں اور امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی متوفی ۹۰۲ھ فتح المغیث میں فرماتے ہیں کہ

واصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلھم ثقۃ فترك ذکر اسماءھم فی الاسناد لا یضر اذا لم یعارضہ ماھوا صح منہ (الی ان قال) دروی البخاری عن الحمیدی قال	نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ ثقہ پس اسناد حدیث میں ان کے اسماء گرامی کا ذکر نہ کرنا مضر نہیں جب کہ اس سے بڑھ کر صحیح روایت اس کے خلاف نہ ہو (یہاں تک فرمایا کہ) امام بخاری امام حمیدی نے روایت

اذا صح الاسناد عن الثقات الى رجل من الصحابة فهو حجة وان لم يسمّ

کی انہوں نے فرمایا کہ جب ثقہ راویوں کی اسناد صحت کے ساتھ کسی صحابی تک پہنچ جائے۔ تو وہ حجت ہے اگرچہ اس صحابی کا نام نہ لیا ہو۔

(الى ان قال) اما الخبر الذى ارسله الصحابى الصغير عن النبى صلى الله عليه وسلم كابن عباس وابن الزبير ونحوهما ممن لم يحفظ عن النبى صلى الله عليه وسلم الا اليسير وكذا الصحابىُ الكبيرُ فيما ثبت انهٗ لم يسمعه الا بواسطةٍ فحكمهٗ الوصل المقتضى للاحتجاج به (الى ان قال) بل اهل الحديث وان سموه مرسلاً لا خلاف بينهم فى الاحتجاج به۔

(فتح المغيث ج ١ ص ١٤٥، ١٤٦)

(یہاں تک فرمایا کہ) لیکن وہ حدیث جسے کوئی چھوٹا صحابی درمیان کے واسطہ کو چھوڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے جیسے ابن عباس و ابن زبیر اور ان جیسے دوسرے چھوٹے صحابہ ان حضرات میں سے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ زیادہ حدیثیں محفوظ نہیں رکھتے اور اس طرح بڑا صحابی اس حدیث میں جس میں ثابت ہو کہ اس نے اس حدیث کو حضور سے واسطے کے بغیر نہیں سنا لیکن واسطہ کا ذکر نہیں کیا پس اس کا حکم وصل ہے گویا جیسے اس نے اسے براہ راست سنا ہے جو اس بات کا مقتضی ہے کہ اس کو حجت و دلیل قرار دیا جائے (یہاں تک فرمایا کہ) بلکہ محدثین اگرچہ اسے مرسل کہتے ہیں تاہم اس کے ذریعے حجت لانے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

فائدہ اصول حدیث کے ماہر علماء کا فیصلہ ملاحظہ فرمایا کہ اگر کوئی صحابی کسی صحابی سے کسی ایسی بات کا ذکر کرتا ہے جسے اس نے اس بات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست نہیں سنا یا اس واقعہ کو براہ راست نہیں دیکھا تو اس صحابی کی وہ بات حجت ہے اسے بطور دلیل پیش کیا جائے گا اگرچہ شق القمر کی روایت۔ اور بھی ایسے متعدد صحابہ سے ہم نقل کر چکے ہیں جنہوں براہ راست اسے مشاہدہ کیا اور اس واقعہ میں موجود تھے اور وہ بیان فرما رہے ہیں کہ یہ کفار مکہ کے سوال کرنے پر دکھایا گیا ان میں خصوصیت سے وہ صحابی ہیں جن کا نام لے کر مودودی صاحب نے لکھا کہ ان کی کوئی روایت ان کی نظر سے نہیں گزری جیسے حضرت جبیر بن مطعم وابن مسعود وعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم ہم انہی صحابہ کرام سے متعدد احادیث پیش کر دی ہیں تاہم مودودی کا یہ کہنا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم چونکہ اس واقعہ کے معاصر نہیں ہیں لہذا ان کی روایات حجت نہیں اس لیے اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ یہ ایک حادثہ تھا جو قرب قیامت کی علامت کے طور پر ظاہر ہوا چونکہ مودودی نے علوم عربیہ کے اصول وفنون نہیں پڑھے اسی لیے عموماً ایسے سینہ زوری سے کام چلاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ بد عقیدگی کے مرض میں مبتلا ہے۔ اسی لئے اس کے ہمنوا دیوبندی بھی اسے گمراہ کہتے و لکھتے ہیں اور اس کی بد قسمتی سمجھیئے کہ وہ صحابہ کرام کا بھی بے ادب و گستاخ ہے ملاحظہ ہو اس کی تصنیف خلافت و ملوکیت

قاعدۂ حدیث شریف اصول حدیث کے قاعدہ پر اسے یوں لکھنا تھا کہ ابن عباس اور حضرت انس رضی اللہ

لہ اگرچہ اس قاعدہ کو مودودی نے دبے لفظوں میں مانا ہے لیکن نہ ماننے کے برابر اس لیے کہ وہ ماننا من حیث المعجزہ نہیں ۔ ۱۲

عنہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اگرچہ یہ دونوں اس واقعہ میں موجود نہ تھے تاہم انہوں نے دوسرے صحابہ سے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں نے سن لیا ہوگا اور یقیناً سنا ورنہ وہ اپنی طرف سے کبھی کچھ نہیں کہہ سکتے اس لیے ان کی روایت حجت ہے اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ عظمیٰ ہے جیسا کہ ابن کثیر نے لکھا۔

وهذا من مرسلات الصحابة والظاهر انه تلقاه عن الجم الغفير من الصحابة او عن النبي صلى الله عليه وسلم او عن الجميع۔
(البداية والنهاية ج ۳ ص ۱۱۹)

اور یہ حدیث انس و حدیث ابن عباس صحابہ کی مرسلات میں سے ہے ظاہر ہے کہ انہوں نے اسے دوسرے صحابہ کی بڑی جماعت سے حاصل کیا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا دونوں سے۔

فرسودہ سوالات

اول تو ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے کہ چاند جیسے عظیم کرہ کے دو ٹکڑے پھٹ کر الگ ہو جائیں اور سینکڑوں میل ایک دوسرے سے دور ہو جانے کے بعد پھر باہم جڑ جائیں دوسرے اگر ایسا ہوا ہوتا تو یہ واقعہ دنیا بھر میں مشہور ہو جاتا، تاریخوں میں اس کا ذکر آتا، اور علم نجوم کی کتابوں میں اسے بیان کیا جاتا۔

نقد جوابات

جہاں تک اس کے امکان کی بحث ہے قدیم زمانے میں شاید وہ چل بھی سکتی تھی لیکن موجودہ دور میں سیاروں کی ساخت کے متعلق انسان کو جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کی بناء پر یہ بات بالکل ممکن ہے کہ کرہ اپنے اندر کی آتش فشانی کے باعث پھٹ جائے اور اس زبردست انفجار سے اس کے دو ٹکڑے دور تک چلے جائیں اور پھر اپنے مرکز کی مقناطیسی قوت کے سبب سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ آ ملیں۔

رہا دوسرا اعتراض تو وہ اس لیے بے وزن ہے کہ یہ واقعہ اچانک بس ایک لحظہ کے لیے پیش آیا تھا ضروری نہیں تھا کہ اس خاص لمحے میں دنیا بھر کی نگاہیں چاند کی طرف لگی ہوئی رہیں اس سے کوئی دھماکہ نہیں ہوا تھا کہ لوگوں کی توجہ اس کی طرف منعطف ہوتی پہلے سے کوئی اطلاع اس کی نہ تھی کہ لوگ اس کے منتظر ہو کر آسمان کی طرف دیکھ رہے ہوتے اور تمام روئے زمین پر اسے دیکھا بھی نہیں جا سکتا تھا، بلکہ عرب اور اس کے مشرقی جانب کے ممالک ہی میں اس وقت چاند نکلا ہوا تھا تاریخ نگاری کا ذوق اور فن بھی اس وقت تک اتنا ترقی یافتہ نہ تھا کہ مشرقی ممالک میں جن لوگوں نے اسے دیکھا ہوتا وہ اسے ثبت کر لیتے اور کسی مؤرخ کے پاس یہ شہادتیں جمع ہوتیں اور وہ تاریخ کی کسی کتاب میں ان کو درج کر لیتا تاہم مالابار کی تاریخوں میں یہ ذکر آیا ہے کہ اس رات وہاں کے ایک راجہ نے یہ منظر دیکھا تھا۔ رہیں علم نجوم کی کتابیں اور جنتریاں تو ان میں اس کا ذکر آنا صرف اس حالت میں ضروری تھا جب کہ چاند کی رفتار اور اس کی گردش کے راستے اور اس کے طلوع و غروب کے اوقات میں اس سے کوئی فرق واقع ہوا ہوتا یہ صورت چونکہ پیش نہیں آئی اس لیے قدیم زمانہ کے اہل تنجیم کی توجہ اس کی طرف منعطف نہیں ہوئی اس زمانے میں رصد گاہیں اس حد تک ترقی یافتہ نہیں تھیں کہ افلاک میں پیش آنے والے ہر واقعہ کا نوٹس لیتیں اور اس کو ریکارڈ پر محفوظ کر لیتیں۔ (ترجمان القرآن)

یہ جوابات مودودی نے لکھے صرف اس لیے کہ شق القمر کا وقوع حق ہے لیکن یہ اس کی بدقسمتی سمجھیئے کہ اس نے شق القمر معجزۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک حادثہ کے طور پر مانا بلکہ معجزہ کے انکار پر دلائل جو درحقیقت جہالات کا مجموعہ کے تفہیم القرآن اور سیرت سرورِ عالم اور ماہنامہ ترجمان القرآن کے کئی

صفحات سیاہ کر کے اپنا عملنامہ سیاہ کر ڈالا۔ اس کے مضامین کی تردید اوراق سابقہ میں آگئی تلخیص کے طور پر سوالات اور ان کے جوابات آگے آئیں گے۔

تقریر قاضی عیاض رحمہ اللہ

فرسودہ سوالات کے جواب میں حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ۔

یہ اعتراض اس لیے (باطل) ہے کہ ہمارے پاس یہ بات اہل زمین کی طرف سے منقول نہیں ہے کہ وہ اس رات گھات میں لگے رہے ہوں اور انہوں نے چاند کے ٹکڑے ہوتے نہ دیکھا اور اگر ہم تک ایسے لوگوں کی روایت منقول بھی ہوتی جن کا جھوٹ پر بوجہ کثرت میلان جائز نہیں تو تب بھی ہم پر یہ حجت نہیں ہوتی کیونکہ چاند تمام زمین والوں کے لیے ایک حال پر نہیں ہوتا بلاشبہ ایک قوم پر دوسری قوم سے پہلے طلوع کرتا ہے اور کبھی زمین میں سے ایک قوم پر دوسرے کے طرف مخالف میں ہوتا ہے یا قوم اور اس کے درمیان بادل یا پہاڑ حائل ہو (کیا تم دیکھتے نہیں) کہ ہم بعض شہروں میں چاند گرہن پاتے ہیں اور بعض میں نہیں اور کسی شہر میں گرہن جزوی ہوتا ہے اور کسی میں پورا اور بعض جگہ اس کو صرف وہی پہچانتے ہیں جو اس علم کے مدعی ہیں۔ ذالك تقدير العزيز العليم یہ برتر علیم کی قدرت ہے اور یہ کہ چاند کا معجزہ تو رات کے وقت تھا اور عادتہ لوگوں میں رات کو آرام و سکون ہوتا ہے دروازے بند ہوتے ہیں اور کام کاج سے علیحدہ اور آسمان کے امور کو ان لوگوں کے سوا جو کہ اس کے منتظر ہوں یا اس کی گھات میں ہوں کم لوگ پہچانتے ہیں۔ اسی لیے چاند گرہن اکثر ملکوں میں نہیں ہوتا اور اکثر لوگ اس کو جانتے ہی نہیں چہ جائیکہ اس کی خبر دیں اور اکثر ثقہ حضرات بتاتے ہیں جو انہوں نے عجائبات کا مشاہدہ کیا ہے یعنی آسمان پر چمک، بڑے بڑے

ستارے آسمان پر رات کو چڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں اور کسی کو ان کا علم ہی نہیں ہوتا۔ (شفا شریف صد ۲۲۳)

مزید جوابات کی ضرورت نہیں کیونکہ دور حاضرہ میں اس قسم کے اعتراضات کے جوابات عام ذہن بھی پیش کر سکتے ہیں۔ چہ جائیکہ اہل علم اور کچھ ابتداء میں ہم نے اس کی تفصیل عرض کر دی ہے۔

مودودی کے بہتانات

شق القمر کو من حیث المعجزہ تمام مسلمان نہ صرف تسلیم کرتے آئے بلکہ اسے امہات المعجزہ سے تعبیر کرتے رہے یہاں تک کہ اعدائے اسلام کے اذہان تک راسخ تھا کہ مسلمانوں کا عقیدہ "شق القمر" "من حیث المعجزہ" اور وہ اس عقیدہ کو کمزور کرنے کے لیے بڑے جتن کرتے رہے مناظروں تک نوبت پہنچ جاتی۔

مناظرہ شق القمر

امام زرقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن الطیب رحمۃ اللہ کی ایک پادری سے مناظرہ ہوا۔ پادری نے کہا کہ کہ کیا تمہارا چاند سے رشتہ داری ہے کہ شق القمر کے معجزہ میں صرف تم نے اسے پھٹتا دیکھا دیگر اقوام کیوں نہ دیکھ سکیں آپ نے اس کے جواب میں الزاماً فرمایا کہ کیا آسمانی مائدہ (دستر خوان) سے تمہاری رشتہ داری تھی کہ صرف تم نے اسے اترتے دیکھا لیکن یہود و مجوس اور یونان اور تمہارے دیگر دشمنوں کو نظر نہ آیا جب کہ آج بھی لوگ تمہارے لیے نزول مائدہ کے منکر ہیں پادری سے اس کا جواب نہ بن سکا دم دبا کر بھاگا

اعدائے دین اور شق القمر کے منکرین

دور سابق میں یہود۔ نصاریٰ۔ مجوس و دیگر اعدائے دین تو معجزہ "شق القمر" کے منکر تو تھے ہی لیکن الحمد للہ مسلمان عوام اس عقیدہ پر راسخ تھے انہیں مسلمانوں میں ہی ایسے لوگوں کی تلاش رہی جو اسلامی رنگ میں معجزہ شق القمر کے عقیدہ کو کمزور کریں

چنانچہ خطہ ہند میں جب سے انگریز نے قدم جمایا تو اسے ایک نہیں درجنوں ایسے لیڈر مل گئے جو ان کے وہم و گمان نہ تھا کہ جو کام ان سے صدیوں تک نہ ہو سکا وہ چند لیڈروں کے ذریعے چند سالوں میں حاصل ہو گیا مثلاً معجزہ شق القمر نہ صرف خطہ ہند بلکہ جمیع ممالک اسلامیہ میں متفق علیہ تھا خطہ ہند میں سر سید اور اس کے حواریوں اور منکرین حدیث اور پھر آخر میں مودودی ان سب سے بازی لے گیا جس نے علمی اصول و دستور سے اس کا انکار کیا مثلاً

سوال ۱۔ یہ حادثہ ہے معجزہ نہیں معجزہ ہوتا تو کفار کے سوال کے بعد ظاہر ہوتا اور کفار کے سوال کی روایات صرف چند راویوں سے مروی ہے جو واقعہ کے وقت موجود نہ تھے کیونکہ وہ بچے تھے یا ابھی پیدا ابھی نہ ہوئے تھے تو پھر ان کی روایات کا اعتبار وغیرہ وغیرہ

جواب ۱۔ گزشتہ اوراق میں محققانہ طور پر تفصیل آچکی کہ شق القمر ان معجزات میں سے ہے جسے علماء محققین نے امہات المعجزات میں شمار کیا اور قرآن مجید کے اعجاز کے بعد سب سے بڑا معجزہ یہی اور رد الشمس ہے تیرہ چودہ سو سال تک مسلمانوں میں کسی نے اسکا انکار نہ کیا یہ مودودی کی بدقسمتی ہے کہ اس نے انکار بھی کیا اور اصول اسلام میں کذب بیانی بھی کی۔ اس لیے کہ تمام محققین علمائے اسلام نے اسے معجزہ ہونے پر باب باندھے اور کفار کے سوال پر اس کے ظہور کی روایات جمع کیں اور راوی بھی ایک دو نہیں ان گنت اور وہ بھی جو عین موقع پر موجود اور قواعد و ضوابط لکھے کہ جو موقعہ پر نہ تھے وہ حدیث مرسل ہے اور وہ بھی صحیح روایت کی طرح ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ راویوں کے متعلق فقیر تفصیلاً پہلے بہت کچھ لکھ چکا ہے یہاں صرف حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ کے بیان کردہ راویوں کا مختصر سا خاکہ ملاحظہ ہو۔

کفار کے سوال والی روایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ

(۱) ابن مسعود رضی اللہ سے سند اوّل بالا سناد روایت کی ہے۔

(۲) مجاہد کی روایت میں ہے۔

(۳) اعمش کی بعض روایتوں میں ہے ۔۔۔۔۔

(۴) اس کو علقمہ نے بھی ابن مسعود سے روایت کیا یہ چاروں راوی تو ہیں جنہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ابن مسعود کے سوا دوسرے صحابہ نے بھی ایسے بیان فرمایا ہے انہیں انس، ابن عباس، ابن عمر۔ حذیفہ علی۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ ارجبی کی روایت میں کہا کہ چاند ٹکڑے ہوا۔ قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی اور معمر اور ان کے سوا دوسروں کی روایت میں جو کہ قتادہ اور وہ حضرت انس سے ہے۔

سند دوم: روایت کیا اس کو جبیر بن مطعم سے ان کے بیٹے محمد اور ان کے برادر زادے جبیر ابن محمد نے۔ اور روایت کیا اس کو ابن عباس سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے اور روایت کیا اس کو ابن عمر سے مجاہد نے۔ اور روایت کیا اس کو حذیفہ سے ابو عبد الرحمٰن سلمی اور مسلم ابن ابی عمران ازدی نے ان حدیثوں کے اکثر طریق (اسناد) صحیح ہیں اور آیہ کریمہ اس کی تصحیح کرتی ہے۔

نوٹ:۔ اسے مزید طویل تحقیق کی ضرورت نہیں اس لیے کہ مودودی نے نہ اصول پڑھے اور نہ فنون سے باخبر اپنے مطالعہ اور چند مشیروں کی مدد سے وہی لکھا جو دشمنان اسلام چاہتے تھے جو لوگ اس کی تحقیق کو حق سمجھتے ہیں انہیں تو معلوم ہو گیا کہ مودودی اسلامی مضامین نویسی میں خیانتی اور پرلے درجے کا کھوٹا اور جھوٹا ہے کہ محض چوری سینہ زوری ہے کہ بے نیازی سے کہہ دینا کہ اس کے راوی چند گنتی کے ہیں اور ان میں بھی وہ جو کہ موقعہ پر نہ تھے۔ دغیرہ وغیرہ اور جو عینی شاہد ہیں وہ کفار کے سوال پر معجزہ کا بیان نہیں دیتے بلکہ صرف شق القمر کی گواہی دیتے ہیں اس لیے یہ معجزہ

نہ ہوا بلکہ حادثہ یہ تمام اس کی خیانتیں جھوٹ اور بددیانتی ہے جیسا کہ اوراق گزشتہ میں فقیر نے ان راویوں کے علاوہ دیگر روایات بھی لکھے ہیں اور انہی حضرات کے علاوہ دوسرے ثقہ راویوں سے ثابت کیا کہ یہ شق القمر کفار کے سوال پر واقع ہوا لہٰذا یہ معجزہ ہے وقتی حادثہ نہیں۔

چاند پر تصرفات کے واقعات

اس معجزہ اقدس کے متعلق روایات مختلف طریق منقول ہیں چند ایک فقیر اویسی غفرلہ یہاں لکھتا ہے۔

ابوجہل اور یہودی

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے کہ راستہ میں ابوجہل اور ایک یہودی سے ملاقات ہو گئی ابوجہل نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کوئی ایسا معجزہ دکھلایئے کہ ہم دونوں ایمان لے آئیں۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کون سا معجزہ چاہتے ہو؟ پس یہودی کے کہنے سے ابوجہل نے کہا کہ چاند کو دو ٹکڑے کر دیجئے۔ لان السحر لا یتحقق فی السماء اس لیے کہ جادو آسمان میں متحقق نہیں ہو سکتا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت مبارک اٹھا کر اشارہ فرمایا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے جبل حرا کو چاند کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا پس یہودی ایمان لے آیا اور ابوجہل نے انکار کر دیا اور رب تعالیٰ نے فرمایا۔

اقتربت الساعۃ و انشق القمر۔ قریب آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند۔ (شیخ زادہ شرح قصیدہ بردہ۔ تفسیر مظہری وغیرہا)

نورانی کھلونا

ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ کی عمر شریف چالیس دن کی تھی۔ چاند آپ کے ساتھ کیا معاملہ کرتا تھا آپ نے فرمایا۔ مادر شفقہ نے میرا ہاتھ مضبوط باندھ دیا تھا جس سے مجھے رونا آتا تھا اور چاند مجھے بہلاتا تھا حضرت عباس نے

عرض کیا چالیس دن کی عمر میں آپ کو یہ حال کیسے معلوم ہوا۔ فرمایا (میرے علم و سماعت کا یہ عالم ہے) کہ جب میں شکم مادر میں تھا۔ لوح محفوظ پر قلم چلتا تھا اور میں سنتا تھا اور فرشتے عرش کے نیچے پروردگار کی تسبیح کرتے تھے اور میں سنتا تھا۔ حالانکہ میں شکم مادر میں تھا۔ (فتاوی علامہ عبدالحی صہ ۴۳ ج ۱ نزہتہ المجالس ج ۲ صہ ۱۶۴)

اسی لیے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے لکھا کہ

دور و نزدیک سے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

عَنْ العباس بن عبد المطلب قَالَ قُلتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دَعَانِیْ اِلَی الدُّخُوْلِ فِیْ دِیْنِکَ اَمَارَۃٌ نبوتک رایتک فِی الْمَھْدِ تناغی القمر و تشیر الیہ باصبعک فَحَیْثُ اشرت الیہ مَالَ قَالَ انی کُنْتُ احدثہ ویحدثنی و یلھینی عَنَ البکاءِ وَاَسْمَعُ وجبتہ حین یسجُدُ تحت العرشِ۔

(بیہقی، ابن عساکر، خصائص کبری صہ ۵۳ ج ۱ و انسان العیون صہ ۷۹ ج ۱)

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا میں نے آپ کی ایک بات دیکھی تھی جو آپ کی نبوت پر دلالت کرتی تھی اور میرے مسلمان ہونے میں اس کو بڑا دخل حاصل ہے اور وہ یہ کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ گہوارے میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے اور جس طرف آپ انگلی سے اشارہ کرتے تھے چاند اسی طرف ہو جاتا تھا۔ فرمایا میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جب

کہ وہ عرشِ الٰہی کے نیچے سجدے میں گرتا تھا۔

مزید براں "اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں عرش کے نیچے چاند اور سورج کے سجدہ کرنے کی آواز سنتا تھا۔ حالانکہ میں ابھی شکمِ مادر میں تھا۔"

(نزہتہ المجالس صہ ۱۶۴ النارض العیوض صہ ۴۷)

فوائد ان روایات سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے۔

(۱) معجزہ شق القمر کو دیکھ کر ماننا نیک قسمتی کی دلیل اور نہ ماننا ابوجہل کی پارٹی میں شمولیت کا سرٹیفکیٹ ہے۔

(۲) انبیاء علیہ السلام ازل سے پڑھے پڑھائے تشریف لاتے ہیں کیونکہ

ع یہ اُمّی لقب ہیں کہ پڑھائے نہیں جاتے

(۳) جب مادرِ شکم میں علم و سماع کا یہ سماں ہے تو پھر ظہورِ نبوت اور پھر عروج و ترقی کے ادوار کا کیا حال ہو گا جب کہ اللہ نے ہر آنے والی گھڑی کو سابقہ لمحہ سے ترقی یافتہ فرمایا

کما قال اللہ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ۔

(۴) ہمارے حضور علیہ السلام کی شاہی نہ صرف زمین پر بلکہ آپ کی سلطنت کو آسمان والے بھی مانتے ہیں لیکن منکر تاحال وہم و گمان میں ہے۔

شق القمر اور حبیب یمنی چاند پھٹنے کا وہ قصہ ہے جو امام خرپوتی نے شرح قصیدہ بردہ از مشکوٰۃ الانوار میں نقل فرمایا کہ ابوجہل نے والیٔ یمن حبیب ابن مالک کو لکھا کہ تیرا دین مٹایا جا رہا ہے جلد آ، حبیب یہ پیغام پا کر فوراً مکہ مکرمہ آیا۔ ابوجہل نے حضور علیہ السلام کے متعلق بہت سی غلط باتیں کہیں ابوجہل کا مقصد یہ تھا کہ حبیب کا اہلِ مکہ پر اچھا اثر ہے یہ لوگوں کو سمجھا دے۔ کہ یہ دین قبول نہ کریں حبیب نے کہا کہ دونوں فریق کی گفتگو سن کر فیصلہ کیا جاتا ہے میں چاہتا ہوں کہ

حضور علیہ السلام کا بھی کلام سن لوں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ میں یمن سے آیا ہوں اور دیدار کرنا چاہتا ہوں۔

حضور علیہ السلام مع صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس مجلس میں تشریف لے گئے جب پہنچے تو تمام مجلس میں ہیبت چھا گئی اور کسی کو کچھ عرض کرنے کی ہمت نہ ہوئی آخر حضور علیہ السلام نے خود ہی دریافت فرمایا کہ تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو حبیب نے ہمت کر کے عرض کیا کہ حضور نے دعوئی نبوت فرمایا اور نبوت کے لیے معجزہ ضروری ہے فرمایا جو تو کہے وہ معجزہ دکھایا جاوے، عرض کیا میں تو آسمان کا معجزہ چاہتا ہوں پھر یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے قلب میں تمنا کیا ہے؟ فرمایا چل کوہ صفا پر تشریف لے جا کر پورے چاند کو اشارہ کیا، چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، یہاں تک کہ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور ایک دوسری طرف ؎

سورج لٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

پھر فرمایا، کہ اے حبیب! دوسری بات بھی سن! تیری ایک لڑکی ہے ہمیشہ بیمار رہتی ہے ہاتھ پاؤں سے معذور ہے، تو چاہتا ہے کہ اس کو شفا ہو جائے۔ اس کو بھی شفا ہوئی یہ سنتے ہی حبیب بے اختیار پکار اٹھے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، جب گھر پہنچے تو رات کا وقت تھا دروازے پر آواز دی وہ معذور لڑکی جو زمین سے اٹھ نہ سکتی تھی اٹھ کر آئی اور دروازہ کھولا باپ کو دیکھ کر پڑھنے لگی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ حبیب نے پوچھا کہ بیٹی! تو نے یہ کلمہ کہاں سے سنا؟ تو کہنے لگی۔

اک ماہِ بدن، گورا سا بدن، نیچی نظریں کل کی خبریں!
دکھلا کے پھبن، وہ سنا کے سخن مورا پھونک گئے سب تن من دھن

وہ دکھا کے شکل جو چل دیئے تو دل ان کے ساتھ رواں ہوا

نہ وہ دل رہا نہ وہ دلربا ، رہی زندگی سو وبال ہے

کہا میں نے خواب میں ایک چاند سی صورت والے کو دیکھا، جو فرماتے ہیں کہ بیٹی تیرے باپ تو مکہ میں آکر مسلمان ہوئے اور تو یہاں کلمہ پڑھ لے تو تجھ کو ابھی شفا ہو جائے میں جو صبح اٹھی تو کلمہ زبان پر جاری تھا اور ہاتھ پاؤں سلامت تھے [۱]

تقریباً تمام جلیل القدر صحابہ کرام اور عام مفسرین کا یہی فرمان ہے کہ چاند کے چرنے کا واقعہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ہو چکا اب جو شخص کہے کہ اس سے مراد ہے کہ قیامت میں چرے گا وہ بد مذہب ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریائے نیل چیر اگیا اور حضور علیہ السلام کو تمام انبیاء سے بڑھ کر معجزات عطا ہوئے۔

فائدہ علامہ خرپوتی مذہباً حنفی تھے بہت بڑے ہی محقق دین تھے ۱۲۹۹ھ میں وفات پائی۔ اس روایت میں دو باتیں یاد رکھنے کی ہیں۔

(۱) ابوجہل کی کارروائی سے یہ معجزہ صادر ہوا۔

(۲) کوہ صفا پر یہ واقعہ ہوا۔ اور یہ شرح قصیدہ پہلے مصر میں چھپی اب عرصہ ہوا اصح المطابع کراچی میں چھپی ہے۔ صاحب شرح قصیدہ بردہ نے سند کے بغیر واقعہ بیان کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو حدیث کی کوئی سند نہیں وہ صحیح نہیں بقاعدہ علم المناظر "روایت ناقل کی نقل صحیح کے مطابق روایت صحیح ہے ہم اس روایت کے ضعف وصحت اور وضع کا حکم نہیں لگا سکتے بلکہ ناقل کی حیثیت کے مطابق وہ روایت قابل یا ناقابلِ قبول سمجھی جاتی ہے ہمارے نزدیک چونکہ اس روایت کے ناقل ایک محقق عالم دین اور معتمد علیہ ہیں اسی لیے روایت کو موضوع نہیں کہا جا سکتا۔

فن حدیث کا مسلم قانون ہے کہ جس روایت بلا سند کا مضمون کسی صحیح حدیث کے عین مطابق ہو وہ روایت معنیً صحیح ہوتی ہے

---

[۱] شان حبیب الرحمٰن ۱۲

بابا رتن رضی اللہ تعالےٰ عنہ
اور معجزہ شق القمر

خطہ ہند میں چاند دو ٹکڑے دیکھا گیا لیکن اس وقت بھی اس خطہ میں اس معجزہ کی تصدیق اسے نصیب ہوئی جس کا ازل سے ستارہ سفید تھا ان میں ایک بابا رتن بھی تھے۔ مورخین نے لکھا ہے بابا رتن بن ساہوگ ساکن تبرہندی جو نواح دہلی میں ایک مقام ہے، پیدا ہوئے۔ آپ پہلے ہندوستانی ہیں جنہوں نے پیغمبر اسلام خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو کر دین اسلام قبول کیا جس کے لئے بعد میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے طول عمر کی دعا کی جو چھ سو تیس سال تک دنیا میں زندہ رہے صاحب قاموس اور دیگر مورخین اسلام نے کتب و تواریخ میں اس کا ذکر کیا ہے اور علامہ ابن حجر عسقلانی نے جلد اول کتاب الاصابہ فی معرفتہ الصحابہ میں بابا رتن کے حالات زیادہ تفصیل سے لکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بابا رتن نے چھ سو تیس سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ۷۵۶ھ میں محمود بن بابا رتن نے خود اپنے باپ کے تفصیلی حالات اور ان کا "معجزہ شق القمر" کا مشاہدہ کرنا ہندوستان سے بلاد عرب جانا اور مشرف بہ اسلام ہونا بیان کیا ہے فاضل ادیب صلاح الدین صفوی نے اپنے تذکرہ میں لکھا ہے اور علامہ شمس الدین بن عبد الرحمن صانع حنفی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے قاضی معین سے ۷۲۳ھ میں سنا کہ قاضی نور الدین بیان کرتے ہیں کہ میرے جد بزرگوار حسن بن محمد نے ذکر کیا کہ مجھ کو ستر ھواں برس تھا جب میں اپنے چچا اور باپ کے ساتھ بسلسلہ تجارت خراسان سے ہندوستان گیا اور ایک مقام پر ٹھہرا جہاں ایک عمارت تھی دفعتہ" قافلہ میں شور و غل پیدا ہوا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ عمارت بابا رتن کی ہے وہاں ایک بہت بڑا درخت تھا جس کے سائے میں بکثرت لوگ آرام پا سکتے تھے جب ہم اس درخت کے نیچے گئے تو دیکھا

کہ بہت سے لوگ اس درخت کے نیچے جمع ہیں ہم بھی اسی غول میں داخل ہوئے ہم کو دیکھ کر لوگوں نے جگہ دی جب ہم درخت کے نیچے بیٹھ گئے ایک بہت بڑی زنبیل درخت کی شاخوں میں لٹکی ہوئی دیکھی دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس زنبیل میں بابا رتن ہیں جنہوں نے رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے چھ مرتبہ طول عمر کی دعا کی یہ سن کر ہم نے ان سے کہا کہ زنبیل کو اتارو تاکہ ہم اس شخص کی زبان سے کچھ حالات سنیں تب ایک مرد بزرگ نے اس زنبیل کو اتارا زنبیل میں بہت سی روئی بھری ہوئی تھی جب اس زنبیل کا منہ کھولا گیا تو بابا رتن نمودار ہوئے جس طرح مرغ یا طائر کا بچہ روئی کے پہل سے نکلتا ہے پھر اس شخص نے بابا رتن کے چہرہ کو کھولا اور ان کے کان سے اپنا منہ لگا کر کہا جدّ بزرگوار یہ لوگ خراسان سے آئے ہیں ان میں سے اکثر شرفا اور اولادِ پیغمبر ہیں ان کی خواہش ہے کہ آپ ان سے مفصل بیان کریں کہ آپ نے کیونکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا تھا یہ سن کر بابا رتن نے ٹھنڈی سانس بھری اور اس طرح زبان فارسی میں تکلم کیا جیسے شہد کی مکھی بھنبھناتی ہے۔

بابا رتن کا بیان

میں اپنے باپ کے ساتھ کچھ مال تجارت حجاز لے کر گیا اس وقت میں جوان تھا جب مکہ کے قریب پہنچا بعض پہاڑوں کے دامن میں دیکھا کہ کثرت بارش سے پانی بہہ رہا ہے وہیں ایک صاحبزادہ کو دیکھا کہ جن کا چہرہ نہایت نمکین تھا رنگ کسی قدر گندم گوں تھا اور دامن کوہ میں اونٹوں کو چرا رہا تھا۔ بارش کا پانی جوان کے اور اونٹوں کے درمیان سے زور سے بہہ رہا تھا۔ اس سے صاحبزادہ کو خوف تھا کہ سیلاب سے نکل کر اونٹوں تک کیسے پہنچوں یہ حال دیکھ کر مجھے معلوم ہوا اور بغیر اس خیال کے میں ان صاحبزادہ کو جانتا پہچانتا اپنی پیٹھ پر سوار کر کے اور سیلاب کو طے

کر کے ان کے اونٹوں تک پہنچا دیا جب میں اونٹوں کے نزدیک پہنچ گیا تو میری طرف نظر شفقت دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا بارک اللہ فی عمرک، بارک اللہ فی عمرک، بارک اللہ فی عمرک میں وہیں ان صاحبزادہ کو چھوڑ کر چلا گیا اور مال تجارت فروخت کر کے اپنے وطن واپس آگیا۔

ظہور معجزہ شق القمر

وطن آنے کے بعد اپنے کاروبار میں مگن ہو گیا اس پر کچھ زمانہ گزر گیا کہ حجاز کا خیال ہی نہ آیا ایک شب میں اپنے مکان کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا کہ چودھویں رات کا چاند آسمان پر چمک رہا تھا دفعتہً کیا دیکھتا ہوں کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑا مشرق میں غروب ہو گیا اور ایک مغرب میں ایک ساعت تک تیرہ تاریک رہی رات اندھیری معلوم ہوتی تھی۔ وہ ٹکڑا جو مشرق میں غروب ہوا تھا اور وہ ٹکڑا جو مغرب میں غروب ہوا تھا اور مغرب سے نکلا تھا دونوں آسمان پر آکر مل گئے چاند اپنی اصلی حالت میں ماہِ کامل بن گیا۔ میں اس واقعہ سے بڑا حیران تھا اور کوئی سبب اس کا عقل میں نہیں آتا تھا یہاں تک کہ قافلہ ملک مغرب سے آیا اس نے بیان کیا کہ مکہ میں ایک شخص ہاشمی نے ظہور کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ میں تمام عالم کے واسطے خدا کی طرف سے پیغمبر مقرر ہوں اہل مکہ نے اس دعویٰ کی تصدیق میں مثل دیگر معجزاتِ انبیاء کے معجزہ طلب کیا کہ چاند کو حکم دے کہ آسمان پر دو ٹکڑے ہو جائے ایک مشرق میں غروب ہو دوسرا مغرب میں اور پھر دونوں اپنے اپنے مقام سے آکر آسمان پر ایک ہو جائے جیسا کہ تھا اس شخص نے بقدرتِ خدا ایسا کر دکھایا جب مجھ کو یہ کیفیت معلوم ہوئی تو میں نہایت مشتاقِ زیارت ہوا کہ خود جا کر اس شخص کی زیارت کروں چنانچہ میں نے سفر کا سامان درست کیا اور کچھ مال تجارت ہمراہ لے کر روانہ ہوا اور مکہ میں پہنچ کر اس شخص کا پتہ دریافت کیا لوگوں نے مکان اور دولت کدہ کا نشان بتایا میں دروازے پر پہنچا اور اجازت حاصل کر کے داخل

حضوری ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ شخص وسط خانہ میں بیٹھا ہوا ہے۔ چہرہ نورانی چمک رہا ہے اور ریش مبارک سے نور ساطع ہے۔ پہلے سفر میں میں نے جب دیکھا تھا اور اس سفر میں جو میں نے دیکھا مطلق نہیں پہچانا کہ یہ وہی صاحبزادے ہیں جن کو میں نے اٹھا کر سیلاب سے باہر نکالا تھا۔ جب میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا تو میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا اور مجھے پہچان لیا اور فرمایا وَعَلَیْکَ السَّلَام اُدْنُ مِنِّی اس وقت ان کے پاس ایک طبق پُر از رطب کھا تھا اور ایک جماعت اصحاب کی گرد بیٹھی ہوئی تھی۔ اور نہایت تعظیم کے ساتھ ان کا احترام کر رہی تھی۔ یہ دیکھ کر میرے دل پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ میں آگے نہ بڑھ سکا میری یہ حالت دیکھ کر انہوں نے فرمایا "میرے قریب آ" پھر انہوں نے فرمایا کھانے میں موافقت کرنا مقتضیات مروت ہے اور باہم نفاق کا پیدا کرنا بے دینی و زندقہ ہے یہ سن کر میں آگے بڑھا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا اور کھانے میں رطب کے شریک ہوا وہ اپنے دستِ مبارک سے رطب اٹھا اٹھا کر مجھے عنایت فرماتے تھے علاوہ اس کے جو میں نے اپنے ہاتھ سے چن چن کر کھائے چھ رطب انہوں نے عنایت فرمائے پھر میری طرف دیکھ کر بہ تبسم اشارہ فرمایا کہ تو نے مجھے نہیں پہچانا میں نے عرض کیا کہ مجھے مطلق یاد نہیں شاید کہ میں نہ ہوں انہوں نے فرمایا کہ کیا تو نے اپنی پیٹھ پر سوار کر کے مجھے سیل رواں سے پار نہیں اتارا تھا اور اونٹوں کی چراگاہ تک نہیں پہنچایا تھا یہ سن کر میں نے پہچانا اور عرض کیا کہ اے جوان خوش رو بے شک صحیح ہے پھر ارشاد فرمایا داہنا ہاتھ بڑھا میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا انہوں نے بھی اپنا ہاتھ بڑھایا اور مصافحہ کر کے ارشاد فرمایا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ میں نے اس کو ادا کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہت مسرور ہوئے جب میں رخصت ہونے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا بارک اللہ فی عمرک میں آپ سے رخصت ہوا میرا دل بسبب ملاقات اور بسبب حصولِ شرفِ اسلام بہت مسرور تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی دعا کو حق تعالیٰ نے مستجاب فرمایا اس وقت میری عمر چھ سو برس سے کچھ زیادہ ہے اس قریہ میں جس قدر لوگ آباد ہیں وہ میری اولاد اور اولاد کی اولاد ہیں۔

(انکے مزید حالات فقیر کی کتاب طویل العمر لوگ میں پڑھیے)

ایک اور ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معجزہ شق القمر

راجہ بھوج ایک بڑے مشہور حکمران ہوئے ہیں جو پلیا کے باشندے تھے جسکو عام لوگ بھوج پور بھی کہتے ہیں۔ وہاں ایک عمارت رصدگاہ کے نام سے مشہور ہے مگر منتر جنتر اس کا عرف عام ہے اور وہ بہت پرانی عمارت ہے اور فلکیات کے زائچے اور نجوم کے حسابات اس پر منقوش ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس جگہ راج بھوج کے شاہی محلات تھے "راجہ بھوج" شق القمر کے معجزہ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے سب دوسرے لوگ ان کے مخالف ہو گئے تھے اور ترک وطن کر کے دھار وار (گجرات) جانے پر مجبور ہو گئے اور باقی زندگی انہوں نے سلطنت کو خیرباد کہہ کر یاد الٰہی میں وہیں گزار دی۔

معجزۂ شق القمر اور ضابطۂ علم الحدیث

اصل موضوع یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند دو ٹکڑے کر دکھلایا۔ اس کے بعد راویوں کے روایات کے اطوار بدلنے سے حقیقت نہیں بگڑتی اس لیے کہ علم الحدیث کا قاعدہ ہے کہ راوی اپنی روایت اپنے مشاہدہ کے مطابق بیان کرتا ہے جو اصل حقیقت کے خلاف نہیں ہوتا اسی لیے راویوں کے اختلاف کی تطبیق کا باب محدثین نے وضع فرمایا

فائدہ

ان دو قواعد لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ فقیر نے جو چاند پر تصرفات کے واقعات لکھے ہیں ان کے بارے میں کوئی

شک کرے کہ نا معلوم یہ روایات کیسی ہیں تو اس کا جواب دیا جا سکے کہ یہ روایات لفظاً بھی صحیح ہیں اگر کسی روایت کی سند میں سقم ہے تو معنیً صحیح ہیں بایں معنی کہ ہم اہتمار میں جن روایات صحیحہ سے شق القمر کو من حیث المعجزہ ثابت کیا ان کی صحت ان کے ضعف کو ختم کر دیتی ہے۔

فیصلہ حق

اہل دیانت وانصاف کے سامنے فقیر نے قرآن واحادیث صحیحہ اور اقوالِ صحابہ اور علماءِ ملت اور اولیائے امت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مستند ومعتبر کتب سے جمع کر دئے ہیں۔ اور دوسری طرف مودودی اکیلا ہے اور وہ بھی علمی دلائل سے نہیں سیاسی ہیرا پھیری سے عظیم معجزہ شق القمر کو ایک حادثہ قرار دیتا ہے کل قیامت میں اللہ تعالےٰ ایک طرف امتِ مصطفویہ علی صاحبان الصلوٰۃ والسلام کے اولیاء کو اور دوسری طرف تنہا مودودی کو کھڑا کرکے آپ کے علمانے کو دیکھ کر فیصلہ فرمائے کہ معجزہ شق القمر کی تصدیق کرنے والے اولیائے امت علمائے ملت کے پاس چلے جائیں اور معجزہ سے انکار کرکے صرف حادثہ ماننے والے مودودی کے ساتھ ملا دئے جائیں ابھی سے فیصلہ کر لیں کہ آپ کہاں جانا چاہتے ہیں اس لئے فقیر اویسی کا مشورہ ہے۔

آج لے انکی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانگیں گے قیامت میں اگر مان گیا

آخری گذارش

شق القمر کو حتی الامکان فقیر نے احادیث مبارکہ صحیحہ اور اقوال مستندہ سے ثابت کر دکھلایا ہے۔ منکرین سے بالکل توقع نہیں کہ وہ اسے تسلیم کریں البتہ اہل حق سے گذارش ہے کہ فقیر کی تحریرِ علمی سے فائدہ ہو تو فقیر کے

لیے انجام بخیر کی دعا فرمائیں ۔ کوئی خامی محسوس کریں تو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں شکریہ کے ساتھ تصحیح کی جائے ۔

فقط والسلام
الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ
(۲۳ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ بہاولپور)

مفسرِ قرآن
فیضِ ملت
حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ کی تصانیف
معراجِ مصطفےٰ
تاریخ محبوب مدینہ
شہد سے میٹھا نام محمد
تفسیرِ اویسی
ذکرِ اویس
ذکرِ سیرانی
انگوٹھے چومنے کا ثبوت
حاضر و ناظر کا ثبوت
نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت
اذان بر قبر
کفنی لکھنا
وہابی دیوبندی کی نشانی
تبلیغی جماعت کے کارنامے
تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ
دیوبندی بریلوی فرق
بڑھیا کا بیڑا
خطبۂ اویسیہ
شیعہ فرقے
آئینہ شیعہ نما
شرح حدیثِ افک
شیعہ قرآن کو نہیں مانتے
ندائے یا رسول اللہ
نعلین مبارک کے فضائل
مدحتِ رسول نعت
مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور